غزل الغزلات

عبدالعزیز خالد

خ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز لاہور۔ حیدرآباد۔ کراچ

غزل الغزلات

غزل الغزلات

نَشِیدُ الاَنشاد

عبدالعزیز خالد

ناشرین

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز

لاہور ⁂ حیدرآباد ⁂ کراچی

طابع : شیخ نیاز احمد

مطبع : غلام علی پبلشرز۔ لاہور

بار اوّل : ۱۹۶۰ء

بار دوم : جنوری ۱۹۷۴ء

قیمت : دس روپے

مقامِ اشاعت

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز

ادبی مارکیٹ۔ چوک انارکلی۔ لاہور

كِتَاب نِشْدُ الْاَ نْشَاد وَهُوَ تَسْبِحَةُ التَّسَابِيح
وَيُقَالُ بِالْعِبْرَانِيَة شير هشيريم

(قَصِيدَة سُلَيْمَان اَلْحَكِيم فِي وَصْف مَلِكَة سَبَا
اَلْمَعْرُوفَة بِنَشِيدِ الْاَ نْشَاد —— جُرجي زيدان)

غنائے سلیمانی

تسبیحاتِ سلیمان

نَشِيدُ الْاَ ناشید

غزل غزلهائے سلیمان

باب ۱

(۱)

یہ نغمہ سلیماںؑ کا ہے نغمۂ نغمات

نشیدِ اوّل

(۲)

وہ (پریرو) چومے اپنے منہ کے بوسوں سے مجھے
کیونکہ تیرا عشق بہتر ہے شرابِ ناب سے

(۳)

اور تیرے عطر کی خوشبو ہے ازبسکہ نفیس

نام[3] تیرا (اے چمن آرا) ہے عطرِ ریختہ ! !

اِس لیے عاشق ہیں تجھ پر (سَرو قامت) کنواریاں

(۴)

دوڑیں[4] گی ہم تیرے پیچھے، میرا دامن[5] کھینچ لے

بادشہ اپنے (حسیں) محلوں میں لے آیا مجھے

تجھ میں ہوں گی ایسی ہم مسرور[6] و مست و شاد ماں

تیری اُلفت کا کریں گی مے سے بڑھ کر تذکرہ

دَم وُہ سَب بھرتی ہیں سچّے دل سے تیری چاہ کا

(۵)

اے یروشلیم[7] کی (مہ رُو) بیٹیو !

رنگ[8] تو کالا ہے میرا، ہُوں مگر مَیں دلربا

خیمۂ قیدار[9] و اُستارِ سلیماں[10] کی طرح[11]

٦

مجھ کو مت تاکو کہ عنبر فام ہوں
دوپہر کی (چلچلاتی) دھوپ نے
جسم جھلسایا، جلایا ہے مرا
مجھ سے تھے ناراض[12] ماں جائے مرے
اور صبح و شام کرواتے رہے
پاسبانی[13] مجھ سے (دور افتادہ) تاکستانوں کی
اپنے تاکستاں[14] کی لیکن میں[15] نے رکھوالی نہ کی

٧

اے مرے پیارے! مرے دلبر! مجھے یہ تو بتا
اپنے گلّے کو (سحرگہ) تو چراتا ہے کہاں؟
دوپہر کے وقت اس کو پھر بٹھاتا[16] ہے کہاں؟
کیونکہ تیرے ساتھیوں کے ریوڑوں کے پاس ہیں

ماری ماری کیوں پھروں؟ (ان کا تعاقب کیوں کروں؟)

٨

بے خبر ہے گر تُو اے زیبُ النساء!
تو چلی جا گلّے کے نقشِ قدم پر اور چرا
اپنے بُزغالوں کو چرواہوں کے خیموں کے قریب[۱۷]

٩

جانِ جاں! مَیں نے تجھے تشبیہ دی
حُسن میں فرعون کی رتھ گھوڑیوں میں ایک سے
(اے بُتِ مشکیں کلالہ، اے مہِ بیجادہ لب!
صُبحِ قاقم پوش کیا؟
شامِ اکسوں باف کیا؟
زُلف اِک خروارِ سُنبل، چہرہ اِک گلزارِ گُل!)

!!

۱۰

خوشنما[۱۸] ہیں گال تیرے کاکلِ خمدار میں
اور (صراحی دار) گردن موتیوں کے ہار[۱۹] میں

۱۱

طوق سونے کے بنا کر ان میں ہم تیرے لیے
پھول چاندی کے جڑیں گے شوق سے!

۱۲

بادشہ جب تک نہ کھانا کھا چکا
میرے سُنبل کی مہک اُڑتی رہی

۱۳

دستۂ مُر ہے مرا محبوب میرے واسطے

جو پڑا رہتا ہے ساری رات میری چھاتیوں کے درمیاں

(۱۴)

عَینِ جدّی[۲۰] کے ہے تاکستان سے
ایک گلدستہ حِنا کا انجمن آرا مرا

(۱۵)

دیکھ تُو ہے خُوبرُو اے میری پیاری! دیکھ تُو ہے لاجواب!
(اِک سُرودِ دلبری، اِک نغمۂ حُسن و شباب!)
تیری آنکھیں دو کبوتر[۲۱] (زیرِ سنجافِ نِقاب)

(۱۶)

دیکھ تو ہی خُوبصُورت ہے مرے محبُوب (گُل رُخ، لالہ رنگ)

دلپسند[۲۲] و دلکشا ہے، تیرا حُسنِ شوخ و شنگ

۱۷

ہیں ہمارے گھر کے سب شہتیر تو دیودار[۲۳] کے
اور کڑیاں ہیں صنوبر کی، پلنگ
سَبز رنگ!

باب ۲

۱

نرگسِ شہلا ہوں مَیں شارون[۲۴] کی
اور سوسن وادیوں کی

۲

جیسی سوسن[۲۵] جھاڑیوں میں
ویسی ہی محبُوبہ میری کنواریوں میں انتخاب!

۳

جس طرح بَن کے درختوں میں ہے سیب

ویسے ہی محبُوب میرا ، نوجوانوں میں ہے فرد!

مَیں وفُورِ شادمانی سے (گُلِ خنداں بنی)

بیٹھی اُس کی چھاؤں[۲۶] میں!

میرے مُنہ میں اس کا پھل میٹھا لگا

(۴)

اپنے مَیخانے کے اندر (شوخ) لے آیا مُجھے

میرے اُوپر مرحمت جنباں تھا پرچم[۲۷] عشق کا

(۵)

تازہ دم مجھ کو کرو سیبوں سے کِشمش[۲۸] سے مجھے بخشو قرار!

کیونکہ مَیں تو عشق کی بیمار ہُوں

(۶)

اس کا بایاں[۲۹] ہاتھ میرے سر تلے

[30] داہنا مجھ کو لگاتا ہے گلے سے (اور آگے کیا کہوں؟)

(۷)

اے یروشلیم کی (گلرو) بیٹیو!

میں [31] غزالوں اور میدانوں کی (دلکش) ہرنیوں کی

تم کو دیتی ہوں قسم!

تم مرے دلدار کو

[32] لوٹنے دو خوابِ نوشیں کے مزے

نا جگاؤ نا اٹھاؤ جب تلک اٹھنا نہ چاہے آپ وہ!

نشیدِ دوم

(۸)

یہ مرے محبوب کی آواز ہے

آرہا ہے دیکھ وہ!

۳۳
ٹیلوں پر سے پھاندتا، کہساروں پر سے کودتا

وُہ چلا آتا ہے سیدھا میری اور

۹

۳۴
ہے مرا محبُوب مثلِ آہُوئے نوخاستہ

وُہ ہماری (سرمٹی) دیوار کے پیچھے کھڑا

۳۵
جھانکتا ہے کھڑکیوں سے

تاکتا ہے جھنجھریوں سے

(مست پیشہ، دُزدِ فن

نوج کیا شے ہے نگوڑی من لگن!)

۱۰

مجھ سے باتیں کیں مرے محبُوب نے (اے جانِ من! جانانِ من!)

اُٹھ مری گوری! چلی آ میری پیاری سیمتن!

۱۱

دیکھ جاڑے کا زمانہ کٹ چُکا
مینہ[۳۶] برس کر چھٹ چُکا

۱۲

ہے زمیں پر (کھلتے[۳۷]) پھُولوں کی بہار
عہدِ گُل آیا ہُوئے گرمِ نوا (درّاج وسار)
قُمریوں[۳۸] کی کُوک سے گُونجی ہماری سرزمیں

۱۳

کیا سماں انجیر کے پیڑوں پر ہے
جو ہرے انجیر[۳۹] تھے پکنے لگے!
اور تاکیں پھُولنے پھلنے لگیں

(بُوئے مے بن کے) اُڑی اُن کی مہک

سو اُٹھ اے میری جمیلہ! میری پیاری! آبھی جا!

۱۴

اے حمامہ[۴۰]! کیوں چھُپی ہے تُو

چٹانوں[۴۱] کی دراڑوں میں کڑاڑوں کی اندھیری آڑ میں؟

اپنا چہرہ[۴۲] تو دکھا، آواز تو اپنی سُنا

تیرا چہرہ گلُ زیں، آواز تیری انگبیں

۱۵

لومڑی بچّے[۴۳] جو تاکستاں کو کرتے ہیں خراب

ان کو پکڑو کیونکہ تاکوں میں نظر آتے ہیں پھُول

۱۶

ہے مرا محبُوب میرا اُس کی مَیں!

وُہ چرُاتا ہے (مویشی) سوسنوں کے درمیاں

۱۷

پیشتر اس سے کہ پھر چلنے لگے بادِ خنک
دِن ڈھلے سایہ بڑھے[۴۴]
اے مرے بچھڑے ہُوئے محبُوب آ !
آ کسی رعنا غزالِ نورسیدہ کی طرح
جس کی جولانگہ ہیں باتر کے پہاڑ !

باب ۳

(۱)

مَیں نے ڈھونڈا اس کو رات[۴۵]
(اپنی کلیوں سے معطّر) سیج پر
اس کو جو پیارا ہے میری جان کا
مَیں نے ڈھونڈا اس کو لیکن وہ کہاں؟

(۲)

اب مَیں اُٹھوں گی، پھِروں گی شہر میں
کوچہ[۴۶] و بازار میں!

ہے جو میرا گوہرِ مقصود، ڈھونڈوں گی اُسے
مَیں نے ڈھونڈا اس کو لیکن وُہ کہاں؟

(۳)

پہرے والے شہر میں پھرتے ملے
مَیں نے پُوچھا: تُم نے دیکھا ہے کہیں
ہے جو میری جان کا پیارا اسے؟

(۴)

ان سے تھوڑا ہی ابھی آگے بڑھی تھی مل گیا
مجھ کو میری جان کا پیارا، وُہ متوالا مرا
(وُہ سہی بالا وُہ خوش منظر، وُہ پیکِ دِلبری!
وُہ لگاوٹ باز مست آنکھیں وُہ چہرہ چمپئی)
پکڑے رکھا مَیں نے[۴۷] چھوڑا نا اُسے

والدہ کی خوابگاہِ نازمیں
اس کو نہ جب تک لے گئی!

(۵)

اے یروشلیم کی (ہنس مکھ) بیٹیو!
مَیں غزالوں اور میدانوں کی (دلکش) ہرنیوں کی
تُم کو دیتی ہُوں قسم!
تُم مرے دلدار کو
لُوٹنے دو خوابِ نوشیں کے مزے
ناجگاؤ نا اُٹھاؤ جب تلک اُٹھنا نہ چاہے آپ وُہ!

نشیدِ سُوم

(۶)

کون ہے یہ جو بخورِ دمُر[۴۸] کے ساتھ

عطر کے سوداگروں کے سارے عطروں سے معطر[۴۹] (مشک سا)

آرہا ہے یوں بیاباں سے

دھویں کا اِک ستوں[۵۰] ہو جس طرح ؟

(۷)

یہ محافہ ہے سلیمانِ (عظیمُ الشّان) کا !

ساٹھ جس کے ساتھ اسرائیل کے ہیں پہلواں

سب کے سب شمشیر زن، جنگ آزما، صولت نشاں

(۸)

خطرۂ شب[۵۱] کے سبب

ران پر لٹکے ہر اِک کی تیغِ (تیز و بے اماں!)



۹

خُود بدولت کے لیے

پالکی بنوائی ہے لبنان کے دیودار کی

صاحبِ سطوت سُلیماں شاہ نے

۱۰

ڈنڈے چاندی کے ہیں، سونے کی نشست

گدّی اس کی ارغوانی ہے، مرصّع عشق سے

فرش اندر کا کیا

نازنینانِ یروشیلم نے (ہنستے کھیلتے)!

۱۱

اے (سجیلی) بیٹیو صیئون[۵۲] کی!

نکلو باہر اور نظّارہ کرو

تم سلیماںؔ شاہ کا اس تاجِ (رخشندہ) کے ساتھ

بیاہ[۵۳] کے دن، تھا جو اس کے دل کی خوش کامی کا دن

اس کے سر پہ جس کو رکھّا مادرِ دلشاد نے

باب ۴

(۱)

دیکھ تُو ہے دِلرُبا! اے میری پیاری دیکھ تُو ہے خُوبرو!
(خیزراں قد، ارغواں خد، ضیمراں مُو، مُشک بُو)

تیری آنکھیں فاختائیں دو تہِ دامِ نقاب
بال تیرے بکریوں کے گلّے کی مانند ہیں
جو اُترتی ہوں کُہِ جلعاد[۵۴] سے

(۲)

دانت تیرے بال کتری اور نہلائی ہُوئی
(ریشمیں) بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح

کوئی جن میں ہو نہ بانجھ

اور ہوں بچّے دو جُڑواں جن میں ہے ہر ایک کے

(۳)

قرمزی ڈورے[55] ہیں گویا تیرے ہونٹ

تیری گویائی ہے شیریں، تیرا مُنہ ہے دِلفریب

اور کنپٹیاں تری زیرِ نقاب

مثلِ اجزائے انار

(۴)

تری گردن بُرج ہے داؤد[56] کا

اسلحہ خانے[57] کی خاطر جو بنا

جس پہ لٹکائی گئیں سپریں[58] ہزار

ہیں وُہ سپریں[59] پہلوانوں کی تمام

۵

تیری دونوں چھاتیاں تُوأَم ہیں دو آہُو برے

۶

سوسنوں میں روز جو چرتے ہیں جب تک دن ڈھلے سایہ بڑھے
رنگ سُورج کا ہو زرد
اور رنگے بادِ سَرد
جا رہُوں گا کوہِ مُر، لوبان کے ٹیلے پہ مَیں

۷

میری پیاری! ہے تُو سرتا پا جمال
حُسن تیرا بے گماں بے عَیب ہے

۸

اے دُلہن! لُبنان سے تو میرے ساتھ

ساتھ میرے تو چلی آ کشورِ لبنان سے

توامانہ[60] کی بلندی سے سنیر و کوہِ حرموں کے فرازوں پر سے جھانک

شیروں کی ماندوں سے چیتوں کے پہاڑوں سے نظر دوڑا ذرا

۹

اے مری پیاری، مری زوجہ، مرا دل تو نے غارت کر لیا

اِک نظر سے اپنی گردن کے فقط اِک طوق[61] سے

کر لیا تُو نے اسے تاراج و تاخت

۱۰

اے مری پیاری، مری زوجہ! یہ تیرا عشق بھی کیا خُوب ہے

عشق تیرا مے سے بڑھ کر ہے لذیذ

(ہر ادا تیری فسوں!)

تیرے عطروں کی مہک ہے سارے عطروں سے فزوں!

(۱۱)

اے مری زوجہ ٹپکتا ہے ترے ہونٹوں[62] سے شہد[63]

بلکہ ہے تیری زباں اِک سوت شہد و شیر کی!

مِلتی ہے لُبناں سے خُوشبُو تری پوشاک کی

(۱۲)

میری ہمشیرہ مری زوجہ ہے گویا اِک مقفّل باغچہ

وُہ ہے اِک محفُوظ سوتا، ایک چشمہ سربمہر[64]

(۱۳)

پودے تیرے باغ[65] کے ہیں میوہ دار

(ڈہڈ ہے) مِیٹھے انار

(۱۴)

زعفراں، سنبل، جٹاماسی، حِنا

بید مشک و دارچینی[66]، عُود و مُر

گونہ گوں اشجارِ بلسان و لُبان

(۱۵)

ایک منبع تو سمن زاروں میں ہے
چشمۂ[۶۷] آبِ حیات
اور جھرنا وادیٔ لُبنان کا

(۱۶)

جاگ اے بادِ شمال
ہو خراماں تُو بھی اے بادِ جنُوب!
میرے باغِ پُرفضا پر سے گزُر
تاکہ ہو بُو باس اس کی منتشر
آئے اپنے باغ میں یارِ عزیز
اور کھائے اپنے میوے وُہ لذیذ!

باب ۵

1

اے مری خواہر! مری زوجہ! ہوا ہوں وارد اپنے باغ میں!
مَیں نے اپنا مُر اکٹھا کر لیا بَلساں سمیت
کھا لیا ہے مَیں نے اپنے شہد کو چھتّے سمیت
پی لیا ہے دُودھ اپنا مَے[۶۸] سمیت
اے رفیقو[۶۹] (بے جھجک) کھاؤ پیو
اے عزیزو، جس قدر چاہو پیو
مَست ہو، مخمور ہو!

نشیدِ چہارم

(۲)

مَیں تو محوِ خواب ہُوں
لیکن دِل مرا بیدار ہے
یہ مرے محبُوب کی آواز ہے
کھٹکھٹاتا ہے جو کُنڈی اِنتہائے شوق سے
کھول دروازہ مری محبوبہ! میرے واسطے
کاملہ میری! مری ہمشیرہ! میری فاختہ
(ہائے) میرا سر تو شبنم سے ہے تر
میری زُلفیں شب کی بُوندوں سے بھری!

(۳)

کپڑے اپنے مَیں چُکی (کب کی) اُتار

اب دوبارہ کس طرح پہنوں انھیں ؟

دھو چکی ہوں پاؤں بھی، اب ان کو پھر میلا کروں ؟

(۴)

ہاتھ اپنا روزنِ در سے مرے محبوب نے اندر کیا

میرے باطن کو (معاً) اس کی طرف جنبش ہوئی

(کی ملامت دل نے آخر ایسی بھی کیا آلکس !)

(۵)

مَیں (اُٹھی جھٹ پٹ) کہ سیّاں کے لیے پٹ وا کروں

اور مُر ٹپکا مرے ہاتھوں سے خالص مُر (حنائی) انگلیوں سے

قفل کے قبضے کو جس نے تر کیا

(۶)

وا کیا دروازہ مَیں نے آنے والے کے لیے

جا چکا تھا مُڑ کے لیکن دلبرِ (نازک مزاج)
جب وُہ بولا ہو گئی مَیں بے حواس
مَیں نے ڈھونڈا اس کو لیکن وُہ کہاں؟
گو پکارا[۲۷] مَیں نے اس کو پر صدائے برنخاست

۷

پہرے والے گشت کرتے شہر میں مجھ کو ملے
(ظالموں) نے مجھ (دُکھی) کو مار کر گھایل کیا
جو محافظ ہیں فصیلِ شہر کے
ان (ستمگاروں) نے چادر میری، مجھ سے چھین لی!

۸

اے یروشیلم کی (دلکش) بیٹیو!
تُم کو دیتی ہُوں قسم

گر مرا محبُوب مل جائے تمھیں

اُس سے کہہ دینا (کہ اے بے اعتنا!)

مجھ کو ہے آزار تیرے عشق[۷۳] کا!

۹

کیا فضیلت ہے، ترے دلدار کی، کیا امتیاز؟

اے کہ تو سب سے جمیلہ عورتوں میں! کھول ہم پر اپنا راز

ہے نمایاں کس طرح عاشق ترا

مجمعِ عشّاق میں؟

جو تو ہم کو اس طرح دیتی ہے رہ رہ کے قسم!

۱۰

ہے وُہ میرا عاشقِ (اقبال مند)

اِس قدر سُرخ[۷۴] و سفید

دس ہزار افراد میں ہے سربلند

(۱۱)

اس کا سر گویا زرِ کامل عیار

گھنگھریالے بال اس کے کوّے سے کالے سیاہ

(۱۲)

اس کی آنکھیں وُہ کبُوتر، بیٹھے ہوں باتمکنت

جو لبِ دریا نہا کر دُودھ میں

دانت گویا دُودھ سے دھوئے ہُوئے

تابناکی میں نگینوں کی طرح

(۱۳)

یاسمیں رُخسار پھُولوں کے چمن

کیاریاں بلسان کی اُبھری ہُوئی

سوسن اس کے لب تراوش جن سے مُرِّ ناب کی

(۱۴)

ہاتھ اس کے ہیں زبرجد[75] سے منقّش طوقِ زر

پیٹ اس کا کام ہاتھی دانت کا

جس پہ ہوں نیلم[76] کے پھُول

(۱۵)

اس کی ٹانگیں کُندنی پایوں پہ مرمر کے ستُوں

دید میں لُبنان ہے خُوبی میں سروِ (سربلند)

(۱۶)

مُنہ ہے ازبس اس کا شیریں، وُہ سراپا آرزُو انگیز ہے!

اے یروشلیم کی (بھولی) بیٹیو!

"یہ مرا محبُوب ہے!

یہ ہے میرا آشنا!"

باب ۶

(۱)

پر گیا تیرا نگار (خوشخرام) آخر کہاں ؟
عورتوں میں اے کہ تو سب سے جمیلہ ! یہ بتا !
رُخ کیا تھا کِس طرف کا تیرے عالیجاہ نے ؟
تاکہ تیرے ساتھ ہم بھی جُستجو اس کی کریں !

(۲)

اپنے بُستاں میں گیا، وہ میرا شوخِ کج ادا
جِس طرف بلسان کی ہیں کیاریاں

تا کہ باغوں میں چرائے، جمع سوسن کو کرے

(۳)

مَیں ہُوں اپنے (نازنیں) محبُوب کی، وُہ ہے مرا

سوسنوں میں وُہ چراتا ہے سدا!

نَشیدِ پنجم

(۴)

اے مری پیاری تو تِرضہ[۷۹] کی طرح ہے خوشنما

خوش فضا مثلِ یروشلیم[۸۰]، مہیب

جیسے پرچم دار فوجیں، اے حبیب!

(۵)

اپنی آنکھیں (جانِ من) میری طرف سے پھیر لے

کیونکہ ان کی جوت سے ہوتی ہے گھبراہٹ مجھے

(۶)

بال تیرے بکریوں کے گلّے کی مانند ہیں

جو اُترتی ہوں کہِ جلعاد سے

دانت تیرے صاف نہلائی ہُوئی

دُودھیا بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح!

ہو نہ جن میں کوئی بانجھ

اور ہوں بچّے دو توأم جن میں سے ہر ایک کے

(۷)

(سُرخ) کنپٹیاں تری زیرِ نقاب

مثلِ اجزائے انار

۸

اسّی حُرّیں، ساٹھ مَلکائیں (جلو میں) کنواریاں

(بے حساب) بے شمار

(پر مری پاکیزہ اس جُھرمٹ میں ہے سب سے الگ)

۹

کیوں نہ ہو میری حمامہ، بے عدیل و بے نظیر؟

اپنی ماں کی ہے وُہ اکلوتی اور اپنی والدہ کی لاڈلی[۸۱]!

لڑکیوں نے دیکھ کر کلمۂ مُبارک[۸۲] کا کہا

حُرّیں اور ملکائیں اُس کو دیکھ کر

مدح میں اس کی ہُوئیں بے ساختہ رطب اللّساں!

۱۰

کون ہے جس کا ظہور

فجر کی مانند ہے ؟
حُسن میں جو ماہتاب
نُور میں ہے آفتاب
اور ہیبت ناک پرچم دار فوجوں کی طرح ؟

(۱۱)

مَیں گیا اخروٹوں کے (شتہ) باغ میں !
تاکہ وادی کی نباتاتِ (طرب افزا) کا نظّارہ کرُوں
اور دیکھوں تاک ہیں غنچے ، اناروں میں ابھی
پھُول نکلے یا نہیں؟

(۱۲)

بے خبر پا کر مجُھے میرے دلِ سرمَست نے
یک بیک میرے امیروں کے رتھوں پر کر دیا مجُھ کو سوار

(۱۳)

لوٹ آ ہاں لوٹ آ ! اے شُو لمیت[۸۳] !

لوٹ آ، ہاں لوٹ آ (اے دل کی مِیت !)

ہم کریں تُجھ پر نظر

کیوں ہے تُم کو انتظارِ شولمیت ؟

کیوُں کرو گے اُس پہ آخر تم نظر؟

جیسے وُہ دو لشکروں[۸۴] کا ناچ ہے !

(رقصِ مَحنایم ہو جیسے وُہ کوئی !)

باب ۷

(۱)

جُوتیوں میں تیرے پاؤں
کیسے خوش منظر ہیں اے بنتِ امیر!
اور گولائی تری رانوں کی ہے
ہُو بہُو ان زیوروں[۸۵] کی شکل کی
جو کسی اُستاد کاریگر[۸۶] کی ہوں صنعت گری

(۲)

اِک پیالہ ہے مدوّر تیری ناف

جو لبالب ہو مئے ممزوج سے

پیٹ تیرا جس طرح گیہوں کا اِک انبار ہو [87]

جس کے گرداگرد سوسن کا حصار

(۳)

تیری دونوں چھاتیاں دو بچۂ توأم غزال

(۴)

تیری گردن بُرج ہاتھی دانت کا

تیری آنکھیں چشمے وہ حشبون کے [88]

بابِ بتِ رَبّیم کے جو پاس ہیں [89]

ناک تیری بُرج ہے لبنان کا [90]

جس کا رُخ سوئے دِمشق

۵

سر بلندی میں ہے کرمل[۹۱] کی طرح

بال سر کے ارغوانی ہیں ترے

بادشاہ ہے تیری زُلفوں میں اسیر

۶

اے مری محبُوبۂ (رنگیں ادا)

عیش و عشرت کے لیے

کس قدر ہے تو جمیلہ، اور کیسی جانفزا!

۷

نخلِ خرما کی طرح قامت ترا

اور تیری چھاتیاں

خوشے ہیں[۹۲] انگور کے

۸

مَیں چڑھوں گا اس نخیلِ ناز پر مَیں نے کہا
اس کی شاخوں کو مَیں پکڑوں گا ضرور
خوشۂ انگور تیری چھاتیاں
سیب کی سی تیرے سانسوں کی مہک

۹

اور مُنہ تیرا رحیقِ[۹۳] مسک کی مانند ہو
جو چلی جاتی ہے سیدھی[۹۴] (بہرِ دفعِ تشنگی)
میرے بانکے کی طرف
اور بہ جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ لبِ خوابیدہ سے

۱۰

مَیں ہُوں اپنے (لالہ رُخ) محبُوب کی
وُہ مرا مُشتاق ہے

۱۱

اے مرے محبُوب چل، چل کر کریں کھیتوں میں سَیر
رات کاٹیں گاؤں میں

۱۲

نُور کے تڑکے چلیں انگوُر کے باغات میں
اور دیکھیں تاک آیا ہے شگفتہ اس میں پھوٹیں کونپلیں؟
(آتشیں) گلنار کی کلیاں کِھلی ہیں یا نہیں؟
مَیں تجھے اپنی محبّت بھی دکھاؤں گی وہاں

۱۳

پھیلتی ہے خوشبوئے مردم گیاہ

ہر قسم کے خشک و تر میوے ہمارے در پہ ہیں
جمع کر رکھے ہیں مَیں نے اے مرے محبوب جو تیرے لیے

باب ۸

(۱)

کاش اے دلبر تو ہوتا میرے بھائی[96] کی طرح
میری ماں کی چھاتیوں سے دُودھ جو پیتا رہا
تجھ[1] کو پاتی مَیں جو باہر چُھپیاں لیتی تری
جانتا[2] کوئی نہ مُجھ کو پھر حقیر

---

[1] : چُوم سکتی ہُوں کھلے بندوں تجھے
[2] : کوئی کر سکتا نہ مُجھ کو لعن وطعن اِس فعل پر

(۲)

مَیں تجھے لے جاتی اپنی ماں کے گھر

وُہ[1] سکھاتی[97] مُجھ کو اور

مَیں پِلاتی تجھ کو خوشبودار[98] مَے

رس اناروں کا (قدح میں) ڈال کر

(۳)

اس کا بایاں ہاتھ ہوتا کاش میرے سر تلے

اور لگاتا داہنا مُجھ کو گلے سے بھینچ کر!

(۴)

اے یروشیلم کی (خُوش گِل) بیٹیو!

---

[1] : تُو سکھاتا

تُم کو دیتی ہُوں قسم

تم مرے دلدار کو

لُوٹنے دو خوابِ نوشیں کے مزے

نا جگاؤ نا اٹھاؤ جب تلک اُٹھنا نہ چاہے آپ وُہ!

نشیدِ ششُم

(۵)

کون ہے یہ جو بیاباں سے چلی آتی ہے یُوں

(شانۂ) محبُوب پر تکیہ کیے؟

ہاں جگایا مَیں نے نخلِ سیب کے نیچے تجھے

جس کو حاصل ہے شرفِ تیری ولادت گاہ کا

تجھ کو تیری والدہ نے جس جگہ بخشا جنم

(۶)

اپنے دل میں دے جگہ مُجھ کو نگینے کی طرح

اپنے بازُو پر مجھے تعویذ[۹۹] کی مانند باندھ

موت کی مانند طاقتور ہے عشق

اور غیرت[۱۰۰] بے مروّت دَرَکِ اسفل کی طرح

اس کے شعلے آگ کے شعلے لہیبِ یاھُوَ[۱۰۱] [ل] !

(۷)

عِشق کو سیلِ تُندِ ساباں کا بھلا اندیشہ کیا؟

(کیا کرے گی موج سوزِ سرمدی کے سامنے؟)

باڑھ اس کو کیا ڈبوئے گی بھلا؟

آدمی سَب کچھ اگر اپنا لٹا دے[۱۰۲] عشق میں

ل : یَھوَہ (رب)

وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِی تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ

القرآن : اَلْهُمَزَة[۱۰۳] ۵ — ۷

کیا ملے گا اس کو خواری کے سوا؟

(۸)

ہے ہماری ایک چھوٹی سی بہن

چھاتیاں جس[۱۰۳] کی نہیں اٹھّیں ابھی !

بات اس کی جب چلے

کیا کریں اس روز ہم اپنی بہن کے واسطے؟

(۹)

وُہ اگر دیوار ہو

بُرجِ سیم اس پر کریں تعمیر ہم

وُہ اگر دروازہ ہو

اس پہ ہم دیودار کے تختے لگائیں (اے صنم!)

(۱۰)

مَیں ہُوں اِک دیوار برُجِ (نُور) ہیں پستاں مرے

تب[1] ہی تو رکھتا ہے مُجھ کو وُہ عزیز و محترم!

(۱۱)

لعلِ ہاموں[۱۰۴] میں سلیماں کا جو تاکستان[۱۰۵] تھا

کر دیا اس شرط پر وُہ باغبانوں[۱۰۶] کے سپُرد

ان میں سے ہر ایک[1] دا اس کو کرے

ایک اِک پھل کے عوض مثقال دَہ صد سیم[۱۰۷] کے

(۱۲)

ہے جو میرا ہی وُہ تاکستاں ہے میرے سامنے

---

[1] : ہوں (تبھی) اس کی نگاہوں میں تسلّی یافتہ

اے سلیماںؔ! تُو تو تحصیلے ہزار

اس کے پھل کے جو نگہباں، ہیں ملیں دو سو انھیں

(۱۳)

بوستاں والی! (شہیدانِ جمال

نقشبندانِ خیال)

سُنتے ہیں تیری صدائے نغمہ ریز

ہاں تو مجھ کو بھی سُنا

(۱۴)

اے مرے محبوب بھاگ اس غزالِ (بادپیما) کی طرح

اس جواں (طنّاز) آہو کی مثال

۱۰۸

جو کہ بلسانی پہاڑوں پر ہے محوِ جست و خیز!

اشارات

نغمۂ سلیمان

۱

ادبیاتِ اسرائیلیہ کا مجموعہ توراۃ، کیتبیم، نبیم، ترگوم، مدراش، اور تالمود سے عبارت ہے۔

تورات کے لغوی معنی قانون و شریعت کے ہیں۔ اس نام کا اطلاق حضرت موسیٰ کی پانچ کتابوں پر ہوتا ہے:

۱- سِفرِ تکوین:

یہ کتاب کائنات کی پیدائش اور بنی آدم کی ابتدائی تواریخ بیان کرتی ہے۔

۲- سِفرِ خروج:

یہ کتاب اسرائیلی قوم کی وہ واردات بیان کرتی ہے جو مصر سے نکلتے وقت وقوع میں آئی۔

۳- سِفرالاَحبار :

یہ کتاب الہی پرستش کی تمام رسومات بیان کرتی ہے۔

۴- سِفرالعدد :

اس میں بنی اسرائیل کی مردم شماری اور چند ایک واقعات ہیں۔ جو چالیس سال کے دوران میں بیابان میں ہوئے۔

۵- سِفرالاستثناء :

تثنیہ شرع کی کتاب قوانین کا اختصار اور ان کی تجدید ہے۔

نبیم ـــــ نبی کی جمع عربی نبیین، انبیائے بنی اسرائیل کے صحائف، مواعظ، مراثی ومکاشفات کا مجموعہ ہے۔

اکثر توراۃ کا اطلاق توراۃ اور نبیم دونوں پر ہوتا ہے۔ اور ان میں سے بعض کو کیتیم بھی کہتے ہیں۔

ترگوم یا ترجوم ـــــ ترجمہ وبیان۔ یعنی توراۃ و نبیم کی تفسیر و توضیح۔ یہ ائمۂ یہود (ابیّون) کی تصنیفات ہیں۔ جن کے اوراق میں انھوں نے روایات ومقولات ومقالات انبیاء کو محفوظ کیا۔

مدراش ـــــ بمنزلہ احادیث کے۔ مدراس و درس ہم معنی ہیں۔

تالمود ـــــ تلموذ، فقہ اسرائیل۔ عربی میں تلمیذ۔ جس کا مفہوم تعلیم و تعلم ہے۔ یہود کے ہاں یہ تمام کتابیں مستند ہیں۔ لیکن نصاریٰ

صرف توراۃ ، کتیم ، نبیم کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور انہی کے مجموعہ کا نام عہد نامۂ عتیق ہے۔

عہد نامۂ عتیق اسرائیلیوں کا قومی ادب سمجھا جاتا ہے۔

غزل الغزلات ــــ حضرت سلیمان کا بہترین نغمہ تصوّر کیا جاتا ہے۔

ان کے نغمات کی تعداد ایک ہزار پانچ بیان کی جاتی ہے۔

اور اس نے تین ہزار مثلیں کہیں اور اس کے ایک ہزار پانچ گیت تھے۔

اور اس نے درختوں کا یعنی لبنان کے دیودار سے لے کر زوفا تک کا جو دیواروں پر اُگتا ہے ، بیان کیا۔

اور چوپایوں اور پرندوں اور رینگنے والے جانداروں اور مچھلیوں کا بھی بیان کیا۔

اسلاطین ۴ : ۳۲ - ۳۳

عبرانی میں یہ مثنوی تمام و کمال منظوم ہے۔

اور اس کا پہلا شعر یوں ہے :

یِشّاقینی مِن شِی قوثْ پیھو کی طوبِم دُدِخامیّاین

لِرِیح شمنخا طوبم شمن تورق شِمخا اَلکن علا موث اَہبوخا

اگر ہم اس کو تمثیل کے طور پر پڑھنا چاہیں۔ تو باآسانی پانچ حصّوں پر تقسیم کر سکتے ہیں :-

۱ : شُولمیت کی آرزو ، بے قراری اور تسلّی ب - ب۲ تا داہنا مجھ کو لگاتا ہے گلے سے اور آگے کیا کہوں

۲ : محبوب کی آمد اور شولمیت کا خواب

ب۲ از اے یروشلیم کی گلرو بیٹیو

تا ب۳ جب تک اٹھنا نہ چاہے آپ ڈھونڈو

۳ : سلیمان کا جلوس اور نغمہ

ب۳ از کون ہے یہ جو بخور دمر کے ساتھ

تا ب۵ مست ہو مخمور ہو

۴ : شولمیت کا تساہل آخیز خیر مقدم اور طویل جستجو

ب۵ از میں تو محوِ خواب ہوں لیکن دل مرا بیدار ہے

تا ب۶ اور لگا تا داہنا مجھ کو گلے سے بھینچ کر

۵ : شولمیت اور محبوب کا مکالمہ

ب۶ از اے یروشلیم کی خوش رگل بیٹیو

——————— الخ

اس نغمے کے لب و لہجہ سے ملتی جلتی چیز عہد نامۂ عتیق میں صرف زبور کا مزمور ۴۵ ہے : (سوسن)

میر مغنی کے لیے شوشنیم کے سُر پر بنی قورح کا مزمور، تشکیل، عروسی سرود۔ عشقیہ غزل :

میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے
میں بادشاہ کے لیے اپنی غزل سناتا ہوں
میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے
تو بنی آدم میں سب سے خوش اندام ہے
تیرے لبوں میں لطافت بھری ہے

اِس لیے خدا نے تجھ کو ہمیشہ کے لیے مبارک ٹھہرایا ہے
اے جلیل القدر تُو اپنی تلوار کو
یعنی اپنے جلال و جمال کو اپنی کمر سے حمائل کر
حقیقت اور صداقت کی خاطر
اپنی شان و شوکت میں اقبالمندی سے سوار ہو
اور تیرا دستِ راست تجھے عجیب کام دکھائے گا
تیرے تیر تیز ہیں
وُہ بادشاہ کے دُشمنوں کے دل میں لگے ہیں
اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں!
اے خدا! تیرا تخت ابدالآباد تک قائم ہے
تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے
تو صداقت سے محبّت اور بدکاری سے نفرت رکھتا ہے
اس لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے
تجھ کو تیرے ہمسروں کی نسبت زیادہ مسح کیا ہے
تیرے ہر لباس سے مُر اور عُود اور تج کی خوشبو آتی ہے
عاج کے ایوانوں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے
بادشاہوں کی بیٹیاں تیرا استقبال کرتی ہیں
ملکہ تیرے داہنے ہاتھ اوفیر کے سونے سے مزیّن کھڑی ہے
اے بیٹی! سُن غور کر اور کان لگا
اپنی قوم اور اپنے باپ کے گھر کو بھول جا
اور بادشاہ تیرے حُسن کا مُشتاق ہوگا

وہی تیرا خداوند ہے تو اس کی مطیع ہو
اور صور کی بیٹی ہدیہ لے کر حاضر ہو گی
قوم کے دولت مند تیری رضا جوئی کریں گے
شہزادی سراپا حسن افروز داخل ہوتی ہے
اس کا لباس زربفت کا ہے
وہ منقش لباس میں بادشاہ کے حضور لائی جاتی ہے
اس کے پیچھے اس کی خواصیں
تیرے سامنے حاضر کی جاتی ہیں
وہ خوشی اور شادمانی سے پہچانی جاتی ہیں
وہ شاہی محل میں داخل ہوتی ہیں
تیرے بیٹے تیرے آبا کے جانشیں ہوں گے
تو ان کو تمام روئے زمین پر سردار مقرر کرے گا
مَیں تیرے نام کی یاد پشت در پشت قائم رکھوں گا
اس لیے اُمتیں ابدالآباد تک تیری تعریف کریں گی

حضرت سلیمان کا سالِ جلوس ۹۷۰ ق م ہے۔ لیکن بہت سے مفسروں کی رائے میں یہ کتاب ۲۰۰ اور ۳۰۰ ق م کے درمیان تصنیف کی گئی۔ اپنے دعووں کے ثبوت میں استشہاد و استناد کے لیے وہ دو قسم کی دلیلیں لاتے ہیں:

ایک لسانی
اور دوسری اکتشافات اثریہ کی۔

لسانی: پالکی کے لیے جو لفظ اپریون APPIRYON استعمال ہوا ہے وہ یونانی لفظ فوریون PHOREION سے مشتق ہے۔ جو

پہلے پہل ڈیموستھینز کے معاصر دینارکوس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔
جسے وہ سامانِ تعیش کے طور پر لاتا ہے۔

لفظ پردیس PARDES جو حدیقہ یا باغ کے لیے استعمال
کیا گیا ہے۔ یونانی پارادیسوز PARADEISOS (PARADISE) سے
جو پہلے پہل زینوفن نے ایرانی جنگل یا رمنے کے لیے استعمال کیا۔
کتاب نحمیاہ ۲:۸ اور آسف کے لیے جو شاہی جنگل کا
نگہبان ہے شاہی جنگل کا مرادف عبری لفظ اسی معنی کا حامل ہے۔ یونانی
نحویوں کے بقول یہ لفظ فارسی الاصل ہے۔ فوطیس (۸۵۰ء) فردیسی
کو فارسی اصل بتلاتا ہے —— فردوس —— جسے عربی
ماہرین صرف و نحو یونانی بتاتے ہیں۔

لسانی مظاہر فتح اسکندریہ کے بعد کے زمانے کی طرف اشارہ کرتے
ہیں جب شرقِ اوسط یونانیانا شروع ہوا۔

اکتشافاتِ اثریہ کی بناء پر علمائے اسرائیلیات کی رائے یہ ہے کہ
یہ تصنیف حضرت سلیمان کے بعد یا اس کے فوراً بعد کے زمانے کی ہے۔
وہ ترضہ کے استعمال پر خصوصیت سے زور دیتے ہیں۔ جسے یروشلیم
کے مقابلے میں لایا گیا ہے۔

اوّل الذکر علاحدگی کے بعد شمالی سلطنت کا پائے تخت تھا۔
مگر اس دور سے ذرا پہلے اور بعد گمنام نظر آتا ہے۔ اس لیے ان کے
خیال میں یہ تصنیف اس مختصر عرصے میں وجود میں آئی۔ جب ترضہ کو
اہمیت حاصل تھی۔

۲۱۔ چونکہ یہودیوں اور سامریوں کے مابین عداوت تھی۔

سامریہ کی بجائے ترضہ استعمال کیا گیا ہے۔

(حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل کی سلطنت شمالی اور جنوبی حصوں میں بٹ گئی تھی۔ شمال میں رہنے والے بدستور اسرائیلی کہلاتے رہے۔ اور جنوب کے رہنے والے یہودی کہلائے۔ اسرائیل کی راجدھانی سامریہ اور یہودیہ کی یروشیلم تھی۔ دونوں مملکتیں آپس میں لڑتی رہیں۔ یہاں تک کہ اشوریوں اور کلدانیوں نے انھیں تباہ و برباد کر دیا)

اس کے جغرافیے میں بھی واقعیت سے زیادہ تخیل کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔

۸ میں محبوب کو لبنان، امانہ کی چوٹی، سنیر اور حرمون کی چوٹی سے آنے کو کہا گیا ہے۔

اسی میں متکلّم کہتا ہے کہ وہ دن کے کچھ حصّے کے لیے خوشبوؤں کے پہاڑ عطر کے ٹیلے پر جا رہا ہے۔ امانوس (امانہ، اصطرک، میعت، بخور مریم، سلاجیت) کے لیے مشہور تھا۔ اور شام میں یہوداہ کے نزدیک مرانوس اور کاسیئس پر یہ پیدا ہوتا تھا۔

خوشبو کا پہاڑ امانوس اور کاسیئس میں سے کوئی ایک ہے۔

۲ـ میں کوہ باتر پر حیوانوں کی جست و خیز کی طرف اشارہ ہے۔ یہ وسطی عرب میں بتر کا سلسلۂ کوہ ہو سکتا ہے۔

یہ جغرافیائی معلومات حضرت سلیمان کے بعد کے عہد کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

دُلہا کا تاج بھی بقول بعض یونانیوں کی ایجاد ہے۔ اور قدیم الایام یہودیوں کے ہاں اس رسم کی موجودگی متحقق نہیں۔

مزید براں اسکندریہ کے شاعر تھیوکریٹس کے ساتھ بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔

۱ : نازنینان پریزاد کی تشبیہ گھوڑی سے۔

۲ : لومڑ جو انگوروں کو خراب کرتے ہیں۔

۳ : دُھوپ میں جلی ہُوئی دوشیزہ۔

دونوں کی شبانی شاعری میں درباروں کا جاہ و جلال ہے اور دیہات کی معصومیت و سادگی۔ اس قسم کی عاشقانہ شاعری صریحًا یونانیوں کی ایجاد ہے۔

(تھیوکریٹس (۳۱۰ ق م) راعیانہ شاعر کا ابوالآباء اور راغریقی دور کا صادق ترین سسلی شاعر۔ اس کا مرز و بوم سارا کوس تھا۔ زندگی کا کچھ حصّہ اس نے ایشیائے کوچک کے جنوب مغرب میں سرسبز اور ہرے بھرے جزیرے کوس میں اور کچھ اسکندریہ کے وسیع، خوبصورت نئے اور اُبھرتے ہُوئے شہر میں گذارا۔ اس لیے وہ شہر دیہات دونوں کا شاعر ہے۔ دیہات سے وُہ ایسے محبّت کرتا ہے۔ جیسے صرف بڑے شہروں کے زندانی ہی کر سکتے ہیں۔)

اور پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ شخص مخاطب ملکوتی ہے۔ کیونکہ کوئی انسانی دُلہن یہ تمام کام انجام نہیں دے سکتی۔

تو لبنان سے میرے ساتھ آئے گی تو امانہ کی چوٹی سے چھلانگ لگائے گی۔

اور سنیر اور حرمون کی چوٹی سے

اس طرح کوئی عاشق دن کے ایک حصّے کے لیے خوشبو کے پہاڑ پر نہیں جا سکتا۔ اس لیے گمان غالب ہے کہ یہ نظم مسلک کثرۃُ الانتاج یا مذہب بار آوری (FERTILITY CULT) سے متعلّق ہے۔

جو قدیم قوموں میں مشترک تھا۔

تھیوکریٹس کے نشیدُ الرّعاۃ میں افرودیتی کا بستر ادونس کے برابر ہے۔ یہ بستر کافی حد تک سلیمان کے سریر سے مشابہ ہے۔ سونا ہے ارغوان ہے، چاندی اور چوب دیودار کے عوض آبنوس۔

حسن خوابیدہ، افرودیتی دیبی (زہرہ) ہے اور دختران یروشلیم کورس (خورس) کی شکل میں آئی ہوں گی۔

سیب کے درخت کے نیچے مَیں نے تجھے جگایا۔

لیٹو نے تاڑ کے نیچے اپالو کو جنم دیا۔

ادونس بھی ایک پیڑ سے نکلا تھا۔

سیب زہرہ کی پرستش سے متعلق ہے۔

عید ادونس میں جو عورتوں کا تہوار تھا۔

پہلا دن عیش و عشرت کے لیے مخصوص تھا۔

دوسرا نالہ و بکا کے لیے۔

اساطیر کی رو سے ادونس جنگلی سور کا شکار کرتے ہوئے خود شکارِ اجل ہو گیا تھا۔

نظم کے محبوب کو باتر کے پہاڑوں پر آہوبرہ یا غزال بننے کی تلقین کی توجیہہ اس روشنی میں بھی ہو سکتی ہے۔

بعض روایتوں کے مطابق عید ادونس بہار میں منائی جاتی تھی۔ اسی موسم کی اس نظم میں وصف نگاری کی گئی ہے۔

اس تہوار کی ایک اور رسم تلاشِ ادونس تھی۔

اور نظم میں بھی محبوب کی جستجو کی جاتی ہے۔

یروشلیم کی عورتیں تموز کا (جو ادونس کا کلدانی نام ہے) ماتم کرتی تھیں۔ اہلِ بابل کے عقیدہ کے مطابق عشتر (عشتارت، زہرہ) متضاد صفات کی حامل تھی۔ یہ حسن، عشق، مادریت، بارآوری اور رنگ و رامش کی دیبی بھی ہے۔ اور رزم و پیکار کی بھی۔

تموز ایک دن شجر اریدا کے نیچے مویشی چرا رہا تھا کہ عشتر کا اس طرف سے گزر ہوا۔ اس بلند و بالا کو دیکھا۔ تو بے اختیار اس پر فریفتہ ہو گئی۔ جب دوسرے عاشقانِ جگر سوختہ کو اس حادثہ کی خبر پہنچی۔ تو انھوں نے سازش کر کے تموز کو ہلاک کروا ڈالا اور ارالو اس کی روح لے کر تحت الثریٰ میں چلا گیا۔ تحت الثریٰ کی مالکہ عرش خیغل، عشتر کی بہن تھی مگر اس سے عداوت رکھتی تھی۔ عشتر تموز کی تلاش میں تحت الثریٰ کے سات دروازوں سے گزرتی ہوئی وہاں کے قانون کے مطابق گہنے پاتے اور لباس لتہ دربانوں کے حوالے کر کے بالکل برہنہ ہو کر بہن کے سامنے حاضر ہوئی۔

بہن نے برہم ہو کر ادماتی کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔

عشتر کی گرفتاری سے نگار خانۂ عالم اُجڑ گیا۔

تخلیق کے سوتے خشک ہو گئے۔

یہ حال دیکھ کر دیوتاؤں نے ارلیش کو حکم دیا۔ کہ وہ فوراً اپنے قیدی کو رہا کر دے۔

عشتر کو رہائی مل گئی تو اس نے تموز کو بھی ساتھ لے جانے پر اصرار کیا۔ چنانچہ دونوں خوش وخرّم دنیا کے تختے پر واپس آ گئے۔ اور ان کے ساتھ ہی روٹھی ہُوئی بہاریں بھی۔

اہلِ بابل کے نزدیک یہ ایک مقدّس روایت تھی اور وُہ ہر سال تموز کی موت اور واپسی کی یادگار مناتے۔

اس نظم میں جبسِ محبّت کا اظہار ہے۔ وہ توحیدی سے زیادہ پیغانی مسلک سے قریب معلوم ہوتی ہے۔ ان میں بیشتر اشعار عربی شاعر ابن ابی ربیعہ کی شاعری کی یاد دلاتے ہیں۔

وہی معشوقوں کی خوشبوئیں۔ وہی عاشقوں کا راتوں کو آنا۔ بعض کے نزدیک شولمیت سے مراد غالباً داؤدؑ کی کنواری لونڈی ابی شاگ شونیت ہے۔ جس کا ذکر اسلاطین ۱ب میں ملتا ہے۔

(۲)

تُو نے مجھ کو بوسہ نہ دیا۔ مگر اس نے جب سے مَیں آیا ہُوں۔ میرے پاؤں چُومنا نہ چھوڑا۔ تُو نے میرے سر میں تیل نہ ڈالا۔ مگر اس نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا ہے۔

لوقا ۷ : ۴۵-۴۶

پھر مریم نے جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر

لے کر یسوع کے پاؤں پر ڈالا۔ اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا۔

یوحنا ۱۲ : ۳

(۳)

نیک نامی بیش بہا عطر سے بہتر ہے۔ اور مرنے کا دن پیدا ہونے کے دن سے۔

واعظ ۷ : ۱

(۴)

جب تُو میرا حوصلہ بڑھائے گا تو مَیں تیرے فرمان کی راہ میں دوڑوں گا۔

زبور ۱۱۹ : ۳۲

یہ غرض نہیں کہ مَیں پا چکا یا کامل ہو چکا ہوں، بلکہ اس چیز کے پکڑنے کے لیے دوڑتا ہُوا جاتا ہُوں۔ جس کے لیے مسیح یسوع نے مجھے پکڑا تھا۔

اے بھائیو!

میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چکا ہوں۔ بلکہ صرف یہ کرتا ہُوں۔ کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں ان کو بھُول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہُوا نشان کی طرف دوڑا ہُوا جاتا ہُوں۔ تاکہ اس انعام کو حاصل کروں۔ جس کے لیے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں

اوپر بلایا ہے۔

فلپیوں ۳ : ۱۲-۱۴

(۵)

مَیں نے ان کو انسانی رشتوں اور محبّت کی ڈوریوں سے کھینچا۔

ہوسیع ۱۱ : ۴

(۶)

مَیں تجھ میں خوشی مناؤں گا۔ اور مسرور ہوں گا۔

زبور ۹ : ۲

(۷)

یسُوع نے ان کی طرف پھر کہا :
اے یروشیلم کی بیٹیو !
میرے لیے نہ رو، بلکہ اپنے اور بچّوں کے لیے رو۔
کیونکہ دیکھو وُہ دن آتے ہیں۔
جن میں کہیں گے مبارک ہیں بانجھیں۔ اور وہ پیٹ جو نہ جنے۔
اور وہ چھاتیاں جنھوں نے دُودھ نہ پلایا۔

لوقا ۲۳ : ۲۸-۲۹

۹

رُبَّ سَوداءَ وَھِیَ بَیضاءُ فعلٍ
حَسَدَ المِسکَ عِندَھا الکافُورُ
مثلُ حَبِّ العُیُونِ یَحسِبُہُ النّا
سُ سَواداً وَ اِنّما ھُوَ نُورُ

——— اَعَزَّ ابُوالفتُوح

(وفّیات الاعیان لا بن خلّکان)

۱۰

عبری میں اس کے معنی کالے چمڑے والا آدمی، کالا چمڑا، سیاہی اور غم کے ہیں۔ عربی میں لفظ کدر اور کدورت ہے۔

یہ نسب نامہ ابرہام کے بیٹے اسمٰعیل کا ہے۔ جو ابرہام سے سارہ کی لونڈی ہاجرہ مصری کے بطن سے پیدا ہوا۔ اور اسمٰعیل کے بیٹوں کے نام یہ ہیں :-

یہ نام ترتیب وار ان کی پیدائش کے مطابق ہیں :

اسمٰعیل کا پہلوٹھا نبایوت تھا۔ پھر قیدار اور ادبئیل اور مبسام اور مشماع اور دُومہ اور مسّا، حدد اور تیما اور یطور اور

نفیس اور قدمہ۔

یہ اسمٰعیل کے بیٹے ہیں۔ اور ان ہی کے ناموں سے ان کی بستیاں اور چھاؤنیاں نامزد ہوئیں۔ اور یہی بارہ اپنے قبیلے کے سردار ہوئے۔

پیدائش ۲۵ : ۱۲-۱۶

عرب کی بابت۔ بار نبوّت :

اے ددانیوں کے قافلو!

تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے۔

وُہ پیاسے کے پاس پانی لائے۔

تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ کیونکہ وُہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدّت سے بھاگے ہیں۔

کیونکہ خداوند نے مجھ سے یُوں فرمایا :

کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدارؔ کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار کے بہادر تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔

یسعیاہ ۲۱ : ۱۳-۱۷

عرب اور قیدار کے سب امیر تجارت کی راہ سے میرے ہاتھ میں تھے۔ وہ برّے اور مینڈھے اور بکریاں لا کر تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے۔

حزقی ایل ۲۷ : ۲۱

قیدار کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی۔

نبایوت کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے

وُہ میرے مذبح پر مقبول ہوں گے

اور مَیں اپنی شوکت کے گھر کو جلال بخشوں گا

یہ کون ہیں جو بادل کی طرح اُڑے چلے آتے ہیں۔

اور جیسے کبوتر اپنی کابک کی طرف ؟

یسعیاہ ۶۰ : ۷-۸

قیدار کی بابت اور حصور کی سلطنتوں کی بابت جن کو شاہ بابل نبوکدرضر نے شکست دی۔

خداوند یوں فرماتا ہے :

کہ اٹھو قیدار پر چڑھائی کرو اور اہلِ مشرق کو ہلاک کرو

وُہ ان کے خیموں اور گلّوں کو لے لیں گے۔

ان کے پردوں اور برتنوں اور اونٹوں کو چھین لے جائیں گے

اور وُہ چلّا کر ان سے کہیں گے

کہ چاروں طرف خوف ہے

بھاگو دُور نکل جاؤ نشیب میں بسو۔

اے حصور کے باشندو خداوند فرماتا ہے :

کیونکہ شاہ بابل نبوکدرضر نے تمھاری مخالفت میں مشورت کی اور تمھارے خلاف ارادہ کیا ہے۔

خداوند فرماتا ہے :

اُٹھو - اس آسودہ قوم پر جو بے فکر رہتی ہے۔ جس کے نہ

کواڑے ہیں نہ اڑبنگے اور اکیلی ہے۔ چڑھائی کرو۔
اور ان کے اُونٹ غنیمت کے لیے ہوں گے
اور ان کے چوپاؤں کی کثرت لُوٹ کے لیے۔
اور مَیں ان لوگوں کو جو گاؤدُم داڑھی رکھتے ہیں۔ ہر طرف ہوا میں
پراگندہ کروں گا اور مَیں ان پر ہر طرف سے آفت لاؤں گا۔
خداوند فرماتا ہے :
کہ حصُور گیدڑوں کا مقام ہمیشہ کا ویرانہ ہوگا
نہ کوئی آدمی وہاں بسے گا
اور نہ کوئی آدم زاد اس میں سکونت کرے گا۔

یرمیاہ ۴۹ : ۲۸-۳۳

مجھ پر افسوس کہ میں مسک میں بستا
اور قیدار کے خیموں میں رہتا ہوں

مزمور ۱۲۰ : ۵

بیابان اور اس کی بستیاں قیدار کے آباد گاؤں اپنی
آواز بلند کریں۔
سلع کے بسنے والے گیت گائیں۔
پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں۔
وُہ خداوند کا جلال ظاہر کریں۔
اور جزیروں میں اسی کی ثنا خوانی کریں۔

یسعیاہ ۴۲ : ۱۱

۱۰۰ ق م تک بنو قیدار خیموں ہی میں رہتے تھے۔ یہ ایک

بہت زبردست قبیلہ تھا۔ اور عربوں کو عموماً قیدار ہی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

طبری :-

ومن ثابت و قیدار نشر اللہ العرب

یہ حجاز میں آباد ہوئے تھے۔ رسول کریمؐ کا نسب نسل قیدار ہی کی شاخ عدنان کے واسطے سے خلیل اللہؑ تک پہنچتا تھا۔

(۱۰)

ان کی ولادت کی خرافی روایت عہد نامۂ عتیق میں یوں درج ہے:

ایک شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے پلنگ سے اٹھا۔ اور شاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا۔ تو چھت پر سے اس نے ایک عورت کو نہاتے دیکھا۔ اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔

تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا۔

اور کسی نے کہا :

کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے۔

اور داؤد نے قاصد بھیج کر اس کو منگوایا۔

سو وہ اس کے پاس آئی۔

تب اس نے اس کے ساتھ صحبت کی۔

اور جب وہ اپنی نجاست سے پاک ہوئی تو اپنے گھر چلی گئی۔

اور وہ عورت حاملہ ہو گئی

اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں۔

اور داؤد نے یُوآب کو کہلا بھیجا :

کہ حِتّی اوریاہ کو میرے پاس بھیج دے۔

سو یُوآب نے اوریاہ کو داؤد کے پاس بھیج دیا۔

اور جب اوریاہ آیا تو داؤد نے پُوچھا :

یُوآب کیسا ہے اور لوگوں کا کیا حال ہے۔ اور جنگ کیسی ہو رہی ہے۔

پھر داؤد نے اوریاہ سے کہا :

کہ اپنے گھر جا اور اپنے پاؤں دھو۔

اور اوریاہ بادشاہ کے محل سے نکلا اور بادشاہ کی طرف سے اس کے پیچھے پیچھے خوانِ نعمت بھیجا گیا۔ پر اوریاہ بادشاہ کے گھر کے آستانہ پر اپنے مالک کے اور سب خادموں کے ساتھ سویا اور اپنے گھر نہ گیا۔

اور جب انھوں نے داؤد کو یہ بتایا :

کہ اوریاہ اپنے گھر نہیں گیا۔

تو داؤد نے اوریاہ سے کہا :

کیا تُو سفر سے نہیں آیا۔ پس تُو اپنے گھر کیوں نہ گیا۔

اور اوریاہ نے داؤد سے کہا :

کہ صندوق اور اسرائیل اور یہوداہ جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔ اور میرا مالک یُوآب اور میرے مالک کے خادم میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ تو کیا مَیں اپنے گھر جاؤں۔ اور کھاؤں پیؤں۔ اور اپنی بیوی کے ساتھ سوؤں ؟ تیری حیات اور تیری جان کی قسم مجھ سے یہ بات نہ ہوگی۔

پھر داؤد نے اوریاہ سے کہا :

کہ آج بھی تُو یہیں رہ جا۔ کل میں تجھے روانہ کر دوں گا۔

سو اوریاہ اس دن اور دوسرے دن بھی یروشلیم میں رہا۔ اور جب داؤد نے اسے بلایا تو اس نے اس کے حضور کھایا پیا اور اس نے اسے بلا کر متوالا کیا۔ اور شام کو وہ باہر جا کر اپنے مالک کے اور خادموں کے ساتھ بستر پر سو رہا۔ پر اپنے گھر کو نہ گیا۔

صبح کو داؤد نے یُوآب کے لیے ایک خط لکھا۔ اور اسے اوریاہ کے ہاتھ بھیجا۔

اور اس نے خط میں یہ لکھا :

کہ اوریاہ کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تم اس کے پاس سے ہٹ جانا۔ تاکہ وہ مارا جائے اور جاں بحق ہو۔

اور یُوں ہُوا کہ جب یُوآب نے اس شہر کا ملاحظہ کر لیا۔ تو اس نے اوریاہ کو ایسی جگہ رکھا جہاں وہ جانتا تھا کہ بہادر مرد ہیں۔ اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یُوآب سے لڑے اور وہاں داؤد کے خادموں میں سے تھوڑے سے لوگ کام میں آئے اور حِتّی اوریاہ بھی مر گیا۔

جب اوریاہ کی بیوی نے سُنا کہ اس کا شوہر اوریاہ مر گیا تو وہ اپنے شوہر کے لیے ماتم کرنے لگی۔

اور جب سوگ کے دن گذر گئے۔ تو داؤد نے اسے بُلوا کر اس کو اپنے محل میں رکھ لیا۔

اور وہ اس کی بیوی بنی۔

اور اس سے اس کے ایک لڑکا ہُوا۔

پر اس کام سے جسے داؤد نے کیا تھا۔ خداوند ناراض ہُوا۔

(بعد میں وہ لڑکا مر گیا)

تب داؤد زمین پر سے اٹھا
اور غسل کر کے اس نے تیل لگایا۔ اور پوشاک بدلی۔
اور خداوند کے گھر میں جا کر سجدہ کیا۔
پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کو تسلّی دی۔
اور اس کے پاس گیا۔ اور اس سے صحبت کی۔
اور اس سے ایک بیٹا ہُوا۔
اور داؤد نے اس کا نام سلیمان رکھا۔
اور وہ خداوند کا پیارا ہُوا۔
اور اس نے ناتن نبی کی معرفت پیغام بھیجا۔ سو اس نے اس کا نام خداوند کی خاطر یدیدیاہ (محبوبِ خداوند) رکھّا۔

۲ سموئیل۔ ب ۱۱، ۱۲

ابنِ حزم کتاب الفصل میں آیاتِ قرآن کا حوالہ دینے کے بعد ان خرافات واباطیل کے متعلق لکھتا ہے :۔

وَهٰذَا قَوْلٌ صَادِقٌ صَحِيْحٌ لَا يَدِلُّ

عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا قَالَهُ الْمُسْتَهْزِءُوْنَ الْكَاذِبُوْنَ

الْمُتَعَلِّقُوْنَ بِخُرَافَاتٍ وَلَدِهَا الْيَهُوْدُ۔

حضرت سلیمان کا عہد عبرانیوں کے اوج و عروج کا دور تھا۔

حضرت سلیمان کی شان و شوکت، فضل و حکمت کے متعلق قرآن مجید میں ذکر:-

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ ۚ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ۔
وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔

(۲۷)
(اَلنَّمْل) ۱۶-۱۷

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ
بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ۔
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ
وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ
كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ۔

(۲۱)
(اَلْاَنْبِيَاء)
۸۱-۸۲

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ

بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ۔

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ

(ص ۳۸)

۳۶-۳۸

دُعاءِ سُلیمان جو مستجاب ہوئی:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ

لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

(ص ۳۸)

۳۵

اور وہ محل اور ملکۂ سبا کی آمد:

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا

رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ

عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ

مِّنْ قَوَارِيْرَ۔

(النمل ۲۷) - ۴۴

اور سلیمان اپنے باپ داؤد کے تخت پر بیٹھا اور اس کی سلطنت نہایت مستحکم ہوئی۔

اسلاطین ۲ : ۱۲

اور سلیمان دریائے فرات سے فلستیوں کے ملک تک اور مصر کی سرحد تک سب مملکتوں پر حکمران تھا۔

۴ : ۲۱

اور سلیمان کی عمر بھر یہوداہ اور اسرائیل کا ایک ایک آدمی اپنی تاک اپنے انجیر کے درخت کے نیچے دان سے بیرسبع تک امن سے رہتا تھا۔ اور سلیمان کے ہاں اس کے رتھوں کے لیے چالیس ہزار تھان اور بارہ ہزار سوار تھے۔ ۴ : ۲۵-۲۶

اور خدا نے سلیمان کو حکمت اور سمجھ بہت ہی زیادہ اور دل کی وسعت بھی عنایت کی۔ جیسے سمندر کے کنارے کی ریت ہوتی ہے۔ اور سلیمان کی حکمت سب اہلِ مشرق کی حکمت اور مصر کی ساری حکمت پر فوقیت رکھتی تھی۔

۴ : ۲۹-۳۰

..... ایسا ہوا کہ اس نے خداوند کا گھر بنانا شروع کیا۔

۶ : ۱

اور سلیمان تیرہ برس اپنے محل کی تعمیر میں لگا رہا۔ اور اپنے محل کو ختم کیا۔ کیونکہ اس نے اپنا محل لُبنان کے بن کی لکڑی کا بنایا۔

۷ : ۱-۲

پھر سُلیمان بادشاہ نے صُور سے حیرام کو بُلوا لیا۔ وُہ نفتالی کے قبیلہ کی ایک بیوہ کا بیٹا تھا۔ اور اُس کا باپ صُور کا باشندہ اور ٹھٹھیرا تھا۔ اور وُہ پیتل کے سَب کام کی کاریگری میں حکمت اور سمجھ اور مہارت رکھتا تھا۔ سو اُس نے سلیمان بادشاہ کے پاس آکر اس کا سب کام بنایا۔

۷ : ۱۳-۱۴

.... اور وُہ دیگیں اور بیلچے اور کٹورے یہ سب ظروف جو حیرام نے سلیمان بادشاہ کی خاطر خداوند کے گھر میں بنائے۔ جھلکتے ہُوئے پیتل کے تھے۔

۷ : ۴۵

.... اور خالص سونے کے پیالے اور گُل تراش اور کٹورے اور چمچے اور عود سوز اور اندرونی گھر یعنی پاک ترین مکان کے دروازے کے لیے اور گھر کے یعنی ہیکل کے دروازے کے لیے سونے کے قبضے۔

۷ : ۵۰

اور جب سبا کی ملکہ نے خداوند کے نام کی بابت سُلیمان کی شہرت سُنی۔ تو وُہ آئی۔ تاکہ مشکل سوالوں سے اسے آزمائے اور وہ بُہت بڑی جلو کے ساتھ یروشلیم میں آئی اور اس کے ساتھ اونٹ تھے جن پر مصالح اور بہت سا سونا اور بیش بہا جواہر لدے تھے۔

۱۰ : ۱-۲

اور جب سبا کی ملکہ نے سلیمان کی ساری حکمت اور اس محل کو

جو اس نے بنایا تھا اور اس کے دستر خوان کی نعمتوں اور اس کے ملازموں کی نشست اور اس کے خادموں کی حاضر باشی اور ان کی پوشاک اور اس کے ساقیوں اور اس سیڑھی کو جس سے وہ خداوند کے گھر کو جاتا تھا۔ دیکھا تو اس کے ہوش اُڑ گئے۔

۱۰ : ۴-۵

سو بادشاہ نے خداوند کے گھر اور شاہی محل کے لیے چندن کی لکڑی کے ستون اور بربط اور گانے والوں کے لیے ستار بنائے۔ چندن کے ایسے درخت نہ کبھی آگے تھے۔ اور نہ کبھی آج کے دن تک دکھائی دیے۔

۱۰ : ۱۲

اور سلیمان بادشاہ کے پینے کے سب برتن سونے کے تھے۔ اور لبنانی بن کے گھر کے بھی سب برتن خالص سونے کے تھے۔ چاندی کا ایک بھی نہ تھا۔ کیونکہ سلیمان کے ایّام میں اس کی قدر نہ تھی۔ کیونکہ بادشاہ کے پاس سمندر میں حیرام کے بیڑے کے ساتھ ایک ترسیسی بیڑا بھی تھا۔ ترسیسی بیڑا تین برس میں ایک بار آتا تھا۔ اور سونا اور چاندی اور ہاتھی دانت اور بندر اور مور لاتا تھا۔ سو سلیمان بادشاہ دولت اور حکمت میں زمین کے سب بادشاہوں پر سبقت لے گیا۔ اور سارا جہان سلیمان کے دیدار کا طالب تھا۔ تاکہ اس کی حکمت کو جو خدا نے اس کے دل میں ڈالی تھی۔ سُنے اور ان میں سے ہر ایک آدمی چاندی کے برتن اور سونے کے برتن اور کپڑے اور ہتھیار اور مصالح اور گھوڑے اور خچر ہدیہ کے طور پر اپنے حصّہ کے موافق لاتا تھا۔

.... اور بادشاہ نے یروشلیم میں افراط کی وجہ سے چاندی کو تو ایسا کر دیا۔ جیسے پتھر اور دیو داروں کو ایسا جیسے نشیب کے ملک کے گولر کے درخت ہوتے ہیں۔ اور جو گھوڑے سُلیمان کے پاس تھے وُہ مصر سے منگوائے گئے تھے۔

۱۰ : ۲۱-۲۷

۱۱

بدّو عورتیں شہرنوں سے آج بھی یوں ہی مخاطب ہوتی ہیں۔

بقولِ اَلمتنبّی :

حُسْنُ الْحَضَارَۃِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِیَۃٍ

وَفِی الْبَدَاوَۃِ حُسْنٌ غَیْرُ مَجْلُوْبٍ

یعنی شہری حُسن مانگ پٹی کا مرہونِ منّت ہوتا ہے۔ لیکن حُسنِ صحرائی غیر مصنوع ہوتا ہے۔

ع کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

شُولمیتؔ اپنے کالے رنگ کو اولادِ اسمٰعیل کے اونٹ کے بالوں بکریوں کی کھالوں اور سیاہ خیموں سے تشبیہ دیتی ہے اور اپنی کشش کو سلیمانؔ کے رنگا رنگ پردوں سے۔

۱۲

مَیں اپنے بھائیوں کے نزدیک بیگانہ بنا ہوا ہُوں

اور اپنی ماں کے فرزندوں کے نزدیک اجنبی

زبور ۶۹ : ۸

اور مَیں اپنی ماں کی اولاد کے نزدیک مکروہ ٹھہرا ہُوں۔

ایّوب ۱۹ : ۱۷

۱۳

جو انجیر کے درخت کی نگہبانی کرتا ہے۔ اس کا میوہ کھائے گا۔
اور جو اپنے آقا کی خدمت کرتا ہے۔ عزّت پائے گا۔

امثال ۲۷ : ۱۸

۱۴

مراد چہرہ۔

۱۵

بلکہ مَیں اپنے بدن کو مارتا کُوٹتا اور اسے قابو میں رکھتا ہوں۔
ایسا نہ ہو کہ اَوروں میں منادی کر کے آپ نامقبول ٹھہروں۔

کرنتھیوں ۹ : ۲۷

۱۶

ربّ الافواج یُوں فرماتا ہے :
کہ اس ویران جگہ اور اس کے سب شہروں میں جہاں ::

انسان ہے نہ حیوان۔ پھر چرواہوں کے رہنے کے مکان ہوں گے۔
جو اپنے گلّوں کو بٹھائیں گے۔

یرمیاہ ۳۳ : ۱۲

(۱۷)

راعیہ، چرواہی، مشرق کی ایک مانوس چیز ہے۔ مثلاً
صفورؔہ شیخ مدین حضرت شعیب کی صاحبزادی جو دس سال بکریاں
چرانے کے عوض حضرت موسیٰ کی بیوی بنی۔

راخل، راحیل ——— حضرت یعقوب کے ماموں لابن
کی بیٹی۔ جس سے اس کی بہن لیاہ اور کنیزوں زلفہ اور بلہاہ سے چودہ
برس کی خدمت کے عوض حضرت یعقوب کی شادی ہوئی۔

(۱۸)

اور مَیں نے تجھے زردوز لباس سے ملبّس کیا۔
اور تخس کی کھال کی جوتی پہنائی۔
نفیس کتان سے تیرا کمربند بنایا اور تجھ کو ریشمیں پوشاک اوڑھائی۔
مَیں نے تجھے زیور سے آراستہ کیا۔
تیرے ہاتھوں میں کنگن پہنائے۔
اور تیرے گلے میں طوق ڈالا۔
اور مَیں نے تیری ناک میں نتھ اور تیرے کانوں میں بالیاں پہنائیں۔
اور ایک خوبصورت تاج تیرے سر پر رکھا۔

اور تو سونے چاندی سے آراستہ ہوئی۔
اور تیری پوشاک کتان اور ریشم اور چکن دوزی کی تھی۔
اور تو میدہ اور شہد اور چکنائی کھاتی تھی۔
اور تو نہایت خوبصورت اور اقبال مند ملکہ ہو گئی۔
اور اقوامِ عالم میں تیری خوبصورتی کی شہرت پھیل گئی۔

حزقی ایل ۱۶ : ۱۰-۱۴

۱۹

پس منظر میں رتھ گھوڑیوں کا تقابل ہے۔ مصری گھوڑوں کے سر سونے اور چاندی کے زیوروں سے آراستہ کیے جاتے تھے۔

مصری عورتیں اپنے بالوں کو اَن گنت مینڈھیوں میں گوندھ لیتی ہیں۔ جو کمر پر لٹکتی رہتی ہیں۔ ان میں جھالریں ہوتی ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے طلائی اور روپہلی زیور ٹنگے رہتے ہیں۔

غَدَائِرُهُ مُسْتَشْزِرَاتٌ اِلَی الْعُلَا
تَضِلُّ الْعِقَاصُ فِی مُثَنًّی وَمُرْسَلِ

اِمرؤُ القیس

۲۰

(بحیرہ) بحرِ لوط (خلیج مُردار) کے کنارے پہاڑی پر یہ شہر آباد تھا۔ پہاڑی ڈھلوان سے نصف راستہ نیچے کی جانب ایک گرم

پانی کا چشمہ تھا۔ یہاں کے انگور اطراف واکناف میں مشہور تھے۔

سوساؤل داؤد کا پیچھا چھوڑ کر فلستیوں کا مقابلہ کرنے کو گیا۔ اس لیے انھوں نے اُس جگہ کا نام سلع ہمّخلقوت (بچ جانے کی چٹان) رکھا۔ اور داؤد وہاں سے چلا گیا اور عین جدی کے قلعوں میں رہنے لگا۔

اسموئیل ۲۳ : ۲۸-۲۹

(۲۱)

مراد جنگلی کبوتر۔

اَلحمام الھزّاز، حمامۃُ ایکۃٍ، حمامُ الاَیک

جو اپنی نرمی نزاکت اور پامردی کے لیے مشہور ہے۔ اور ہمیشہ پہاڑوں کی چٹانوں اور گہرے غاروں میں بسیرا کرتا ہے۔

الاَ یا حمامات الأراکۃِ والبانِ

ترفّقنَ لاَ تضعفنَ بالشّجوِ أشجانِ

ترفّقنَ لاَ تُظھرنَ بالنّوحِ والبکا

خفیّ صبابا تی ومکنونَ احزانِ

——— محی الدّین ابن العربی

أَبنک حَمامُ الاَیکِ من فقدِ اِلفہٖ

وَأصْبِرُ؟ مالى عن بُثَيْنَةَ مِنْ صَبْرِ؟

—— جميل

لَقَدْ هَتَفَتْ فِى جِنْحِ لَيلٍ حَمَامَةٌ
عَلَى فَنَنٍ وَهْنَا وَإنِّى لَنَائِمُ
أأزْعَمُ أنِّى عاشِقٌ ذُو صَبابَةٍ
بلَيْلَى ولا أبْكى وَتَبْكِى الْبهائِمُ

—— مجنون ليلى

أمَّا الْفُؤادُ فَلَيْسَ يَنْسى ذِكْرَكُمْ
مَادامَ يَهْتِفُ فِى الأرَاكِ هَدِيلُ

—— جرير

أيَبْكِى الحمامُ الْوِرقِ مِنْ فَقْدِ إلفِهِ
وَتَسْلُو مَالِى عَنْ أليفى مِنْ صَبْرِ

—— مجنون ليلى

وَإذا دَعَتْ قُمْرِيَّةٌ شَجَناً لَهَا
يَوْماً عَلَى فَنَنٍ دَعَوتُ صَبَاحِى

—— فاطمة بنت الأحجم

مَا يُرِيدُ الحَمَامُ فِي كُلِّ وَادٍ

مِنْ عَمِيدٍ صَبٍّ بِغَيرِ عَمِيدٍ

كلّما أخمدت لَهُ نار شوقٍ

هِجْنَهَا بالبكاء والتّغريدِ

——— البُحتری

(۲۲)

ساؤل اور یُونتن اپنے جیتے جی عزیز اور دل پسند تھے
اور اپنی موت کے وقت الگ نہ ہُوئے۔
وہ عقابوں سے تیز
اور شیر ببروں سے زور آور تھے
اے اسرائیل کی بیٹیو!
ساؤل پر ماتم کرو
جس نے تم کو نفیس نفیس ارغوانی پوشاکیں پہنائیں
اور سونے کے زیوروں سے تمہارے لباس مرصّع کیے
ہائے لڑائی میں زبردست کیسے کھیت آئے
یُونتن تیرے اُونچے مقاموں میں قتل ہُوا
اے میرے بھائی یُونتن، مجھے تیرا غم ہے

تو مجھ کو بہت ہی مرغوب تھا
تیری محبت میرے لیے عجیب تھی
عورتوں کی محبت سے بھی زیادہ

۲ سموئیل ۱ : ۲۳-۲۶

(۲۳)

تو نے اپنے خادموں کے ذریعے سے خداوند کی توہین کی۔
اور کہا :
مَیں اپنے بہت سے ساتھیوں کو ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر بلکہ لُبنان کے وسطی حصّوں تک چڑھ آیا ہوں۔
اور مَیں اس کے اُونچے اُونچے دیوداروں اور اچھے سے اچھے صنوبر کے درختوں کو کاٹ ڈالوں گا۔
اور مَیں اس کے چوٹی پر کے زرخیز جنگل میں جا گھسوں گا۔

یسعیاہ ۳۷ : ۲۴

لُبنان کا جلال تیرے پاس آئے گا
سرو اور صنوبر اور دیودار سب آئیں گے
تاکہ میرے مقدس کو آراستہ کریں
اور مَیں اپنے پاؤں کی کرسی کو رونق بخشوں گا

۶۰ : ۱۳

خدا کے باغ کے دیودار اسے چھپا نہ سکے۔
سرو اس کی شاخوں اور چنار اُس کی ڈالیوں کے برابر نہ تھے۔

اور خدا کے باغ کا کوئی درخت خوبصورتی میں اس کی مانند نہ تھا۔

حزقی ایل ۳۱ : ۸

(۲۴)

اور وہ بسن میں جلعاد اور اس کے قصبوں اور شارُون کی ساری نواحی میں جہاں تک ان کی حد تھی۔ بسے ہُوئے تھے۔

اتوار یخ ۵ : ۱۶

اور گائے بیل کے گلّوں پر جو شارُون میں چرتے تھے۔ سطری شارُونی مقرّر تھا۔

۲۷ : ۲۹

اور شارُون گلّوں کا گھر ہو گا۔
اور عکُور کی وادی بیلوں کے بیٹھنے کا مقام میرے ان لوگوں کے لیے جو میرے طالب ہُوئے۔
لیکن تم جو خداوند کو ترک کرتے اور اس کے کوہ مقدّس کو فراموش کرتے اور مُشتری کے لیے دستر خوان چُنتے۔ اور زُہرہ کے لیے شراب ممزوج کا جام پُر کرتے ہو۔ مَیں تم کو گن گن کر تلوار کے حوالے کروں گا۔

یسعیاہ ۶۵ : ۱۰-۱۱

تب لُدّہ اور شارُون کے سب رہنے والے اسے دیکھ کر خداوند کی طرف رجوع لائے۔

اعمال ۹ : ۳۵

۲۵

مَیں اسرائیل کے لیے اوس کی مانند ہوں گا
وُہ سوسن کی طرح پھُولے گا اور لُبنان کی طرح اپنی جڑیں
پھیلائے گا۔
اس کی ڈالیاں پھیلیں گی۔ اور اس میں زیتون کے درخت
کی خوبصورتی اور لُبنان کی سی خوشبو ہوگی۔
اس کے زیرِ سایہ رہنے والے بحال ہو جائیں گے
وہ گیہوں کی مانند تروتازہ اور تاک کی مانند شگفتہ ہوں گے
ان کی شہرت لبنان کی مے کی سی ہوگی۔

ہوسیع ۱۴ : ۵-۷

۲۶

کیونکہ تو مسکین کے لیے قلعے اور محتاج کے لیے پریشانی کے وقت ملجا اور آندھی سے پناہ گاہ اور گرمی سے بچانے کو سایہ ہُوا جس وقت ظالموں کی سانس دیوار کن طوفان کی مانند ہو۔

یسعیاہ ۲۵ : ۴

اور ایک شخص آندھی سے پناہ گاہ کی مانند ہوگا۔ اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور خشک زمین میں پانی کی ندیوں کی مانند اور ماندگی کی

زمین میں بڑی چٹان کے سایہ کی مانند ہوگا۔

۲ : ۳۲

۲۷

ہم تیری نجات پر شادیانہ بجائیں گے
اور اپنے خدا کے نام پر جھنڈے کھڑے کریں گے

زبور ۲۰ : ۵

۲۸

اور اس نے سب لوگوں یعنی اسرائیل کے سارے انبوہ کے مردوں اور عورتوں دونوں کو ایک ایک روٹی اور ایک ایک ٹکڑا گوشت اور کشمش کی ایک ایک ٹکیہ بانٹی۔

۲ سموئیل ۶ : ۱۹

اور اس نے سب اسرائیلی لوگوں کو کیا مرد، کیا عورت ایک ایک روٹی اور ایک ایک ٹکڑا گوشت اور کشمش کی ایک ایک ٹکیہ دی۔

اتوار یخ ۱۶ : ۳

خداوند نے مجھے فرمایا :
جا اس عورت سے جو اپنے یار کی پیاری اور بدکار ہے۔ محبت رکھ۔
جس طرح کہ خداوند بنی اسرائیل سے جو غیر معبودوں پر نگاہ

کرتے ہیں اور کشمش کے کلچے چاہتے ہیں۔ محبّت رکھتا ہے۔

ہوسیع ۳ : ۱

۲۹

ابدی خدا تیری سکونت گاہ ہے۔
اور نیچے دائمی بازو ہیں۔

استثناء ۳۳ : ۲۷

۳۰

اس کی تعظیم کر وہ تجھے سرفراز کرے گی۔
جب تو اسے گلے لگائے گا۔ وہ تجھے عزّت بخشے گی۔

امثال ۴ : ۸

۳۱

اَفدِی ظِباءَ فلاۃٍ مَا عَرَفْنَ بِہا
مَضغَ الکَلَامِ وَلَا صَبْغِ الحَوَاجِیبِ

——— اَلمُتَنَبّی

ھِیَ الظّبیُ طَرفاً اَحْوَراً وملاحظاً

عُرُبًا اَتْرَابًا اَتْلَعًا وَ نِفَارًا

——— ابی خفاجہ

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ إِذْ رَحَلُوا
إِلَّا أَغَنُّ غَضِيضُ الطَّرْفِ مَكْحُولُ

کعب بن زہیر

(۳۲)

سالو میرا ایندا

——— شاہ حسین

(۳۳)

اس کے پاؤں پہاڑوں پر کیا ہی خوشنما ہیں
جو خوشخبری لاتا ہے۔
اور سلامتی کی منادی کرتا ہے
اور خیریت کی خبر اور نجات کا اشتہار دیتا ہے۔

یسعیاہ ۵۲ : ۷

(۳۴)

اور ضرویاہ کے تینوں بیٹے یوآب اور ابی شے اور عساہیل

وہاں موجود تھے۔
اور عساہیل جنگلی ہرن کی مانند سبک پا تھا۔

۲ سموئیل ۲ : ۱۸

(۳۵)

دارہ نکئے وُ چھونے

—— حبہ خاتون

(۳۶)

بس اے بنی صیئون خوش ہو۔ اور خداوند اپنے خدا میں شادمانی کرو۔ کیونکہ وُہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا۔ وہی تمہارے لیے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا۔ یہاں تک کہ کھلیان گیہوں سے بھر جائیں گے۔ اور حوض نئی مے اور تیل سے لبریز ہوں گے۔

یوایل ۲ : ۲۳ — ۲۴

(۳۷)

وُہ صُبح کی روشنی کی مانند ہو گا۔
جب سُورج نکلتا ہے۔
ایسی صبح جس میں بادل نہ ہوں

جب نرم نرم گھاس زمین میں سے بارش کے بعد کی
صاف چمک کے باعث نکلتی ہے۔

۲ سموئیل ۲۳ : ۴

۳۸

ہاں ہوائی لقلق اپنے مقررہ وقتوں کو جانتا ہے
اور قمری اور ابابیل اور کلنگ اپنے آنے کا وقت پہچان لیتے ہیں۔
لیکن میرے لوگ خداوند کے احکام کو نہیں پہچانتے۔

یرمیاہ ۸ : ۷

وَالطّیرُ تنشد اطیب الالحان
قمریھا وھزارھا ویما مُھا
وکذا البلابل ھیجّت اشجان

۳۹

اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو
جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتّے نکلتے ہیں
تم جان لیتے ہو۔ کہ گرمی نزدیک ہے۔

متّی ۲۴ : ۳۲

(۴۰)

کھاداں نی گیش نی کونتر

(بلوچی)

——— تم حسن میں کبوتر جیسی دلکشی رکھتی ہو

(۴۱)

اے موآب کے باشندو !
شہروں کو چھوڑ دو ، اور چٹانوں پر جا بسو
اور کبوتر کی مانند بنو
جو گہرے غار کے منہ پر آشیانہ بناتا ہے

یرمیاہ ۴۸ : ۲۸

تیری ہیبت اور تیرے دل کے غرور نے تجھے فریب دیا ہے
اے تو جو چٹانوں کے شگافوں میں رہتی ہے
اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر قابض ہے
اگرچہ تو عقاب کی مانند اپنا آشیانہ بلندی پر بنائے
تو بھی میں وہاں سے تجھے نیچے اتاروں گا

یرمیاہ ۴۹ : ۱۶

اے چٹانوں کے شگافوں میں رہنے والے !
تیرے دل کے گھمنڈ نے تجھے دھوکا دیا ہے۔ عبدیاہ ۳

۴۲

مَنی عرضا نگوشی جنّتی حیر
نو کا با اثر جبیں نا آڈو آ، زیر

——— بشک علی

اے جنّت کی حُورو !
میری بات سنو، اپنے چہرے سے نقاب اٹھاؤ

۴۳

اے اسرائیل ! تیرے بنی ان لومڑیوں کے مانند ہیں۔ جو
ویرانوں میں رہتی ہیں۔

حزقی ایل ۱۳ : ۴

۴۴

اس سے جنگ کے لیے اپنے آپ کو مخصوص کرو
اٹھو دوپہر ہی کو چڑھ چلیں
ہم پر افسوس
کیونکہ دن ڈھلتا جلتا ہے
اور شام کا سایہ بڑھتا جاتا ہے

یرمیاہ ۶ : ۴

۴۵

رات کو میری جان تیری مشتاق ہے۔
ہاں میری روح تیری جستجو میں کوشاں رہے گی۔

یسعیاہ ۲۶ : ۹

۴۶

اب یروشلیم کے کوچوں میں اِدھر اُدھر گشت کرو
اور دیکھو اور دریافت کرو
اور اس کے چوکوں میں ڈھونڈو
اگر کوئی آدمی وہاں ملے
انصاف کرنے والا اور سچائی کا طالب ہو
تو مَیں اسے معاف کر دوں گا

یرمیاہ ۵ : ۱

مَیں توسیّاں کو ڈھونڈن چلیاں
انگ بھبھوت جوگن بن ملیاں
مَیں توسیّاں کو ڈھونڈن چلیاں

۴۷

مَیں اپنی صداقت پر قائم ہوں
اور اسے نہ چھوڑوں گا

جب تک میری زندگی ہے میرا دل مجھے ملامت نہ کرے گا

ایّوب ۲۷ : ۶

(۴۸)

اور اس گھر میں پہنچ کر بچّے کو اس کی ماں مریم کے پاس دیکھا۔
اور اس کے آگے گر کر سجدہ کیا۔
اور اپنے ڈبّے کھول کر سونا اور لُبان اور مُر اس کو نذر کیا۔

متی ۲ : ۱۱

(۴۹)

و مرر نا بنسوۃ عطرات
وغناء و قہوۃ فنزلنا

——— ولید بن یزید

مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ مُتَعَطِّرَاتٍ
کَضَوءِ الصُّبْحِ اَوْ بَیْضِ الْاَدَاحِی
علیٰ شُقرِ البغالِ فَصِدْنَ قَلْبِی
بِحُسْنِ الدَّلِّ وَالْحَدَقِ الْمِلَاحِ
فَقُلْتُ مَنِ الظّبَاءُ؟ فَقُلْنَ سِرْبٌ

بَدَا لکَ مِنَ ظباءِ بَنِی رِیاح

——— اعشیٰ ہمدان

تضوّعَ مِسکاً بطنُ نعمان اَنْ مَشَت

(طیباً) (اذ)

بِہٖ زینبُ فِی نِسوَۃٍ عَطِراتِ

یخبّئنَ اطرافَ البَنانِ مِنَ التُّقی

وَیقتُلنَ بالالحاظِ مُقتدِرَاتِ

——— عبداللہ بن نُمیّر الثّقفی

إِذا تقومُ یضُوع المِسکُ اَصْوِرَۃً

والزّنبقُ الوَردُ مِن اردانِہا شَمِلُ

——— اَعشیٰ

إِذا ما مَدحناکُم تضوّعَ بَیننا

وَبَیْنَ القوافی مِن مَکارِمکِم طیبُ

——— ابن ہانی

إِذا قَامتا تضوّعَ المِسکُ مِنہُما

نَسیمَ الصَّبا جاءَت بِریّا القرنفلِ

——— امرؤالقیس

اِنِّی رایتك غادةً خمصا نةً

ریّا الروادفِ عذبة مِبْشارا

مَخطوطۃُ المتنِ ، اَکمَلُ خلقا

مثل السّبیکۃِ بضّةً معطارا

——— عُمَر بن ابی ربیعه

(۵۰)

اور خداوند ان کو دن کو راستہ دکھانے کے لیے بادل
کے ستون میں اور رات کو روشنی دینے کے لیے آگ کے ستون
میں ہو کر ان کے آگے آگے چلا کرتا تھا۔ تاکہ وہ دن اور رات
دونوں میں چل سکیں۔

خروج ۱۳ : ۲۱

گویا ان کے آگے آگے آگ بھسم کرتی جاتی ہے۔ اور ان
کے پیچھے پیچھے شعلہ جلاتا جاتا ہے۔

یوایل ۲ : ۳

(۵۱)

تو نہ رات کی ہیبت سے ڈرے گا۔

نہ دن کو اڑنے والے تیر سے

نہ اس وبا سے جو اندھیرے میں چلتی ہے

نہ اس ہلاکت سے جو دوپہر کو ویران کرتی ہے

زبور ۹۱ : ۵-۶

(۵۲)

۱۔ صیہون۔ صیّون یہ اس مشرقی پہاڑی کا نام تھا۔ جس پر حضرت سلیمان نے ہیکل تعمیر کرایا تھا۔ اور اس پہاڑی پر واقع یبوسیون کے قلعے کا نام بھی تھا۔ جسے حضرت داؤد نے تسخیر کیا تھا۔ یہ نام ساری پہاڑی شہر یروشلیم اور تمام یہودیوں کے لیے بولا جاتا ہے۔

یروشلیم کے باشندے صیّون کی بیٹیاں کہلاتے ہیں۔

اور خداوند فرماتا ہے :

چونکہ صیہون کی بیٹیاں متکبّر ہیں۔ اور گردن کشی اور شوخ چشمی سے خراماں ہوتی پھرتی ہیں۔ (وہ گردنیں لمبی کرکے اور آنکھوں سے اشارے کرتی ہوئی چلتی ہیں) اور اپنے پاؤں سے نازرفتاری کرتی اور گھنگھرو بجاتی جاتی ہیں (اور چھوٹے قدموں سے چلتی اور اپنے پاؤں کی پازیبوں سے چھنکارتی ہیں) اس لیے خداوند صیّون کی بیٹیوں کے سر گنجے اور یہوداہ ان کے بدن بے پردہ کردے گا۔ اس دن خداوند ان کے خلخال کی زیبائش اور جالیاں اور چاندلے لے گا۔ اور آویزے اور پہنچیاں اور نقاب۔ اور تاج اور پازیب اور پٹکے اور عطردان اور تعویذ۔ اور انگوٹھیاں اور نتھیں۔ اور نفیس

پوشاکیں اور اوڑھنیاں اور دوپٹے اور کیسے اور آرسیاں اور باریک کتانی لباس سربند اور باریک نقاب۔

اور یوں ہوگا کہ :

خوشبو کے عوض سڑاہٹ ہوگی
اور پٹکے کے بدلے رسّی
اور گُندھے ہُوئے بالوں کی جگہ چندلاپن
اور نفیس ملبوسات کے عوض ٹاٹ کا کمربند
اور حُسن کی بجائے شرم ہوگی

یسعیاہ ۳ : ۱۶-۲۴

جب خداوند صیئون کی بیٹیوں کی گندگی کو دُور کرے گا۔ اور یروشلیم کا خون روح عدل اور روح سوزاں کے ذریعے دھوڈالے گا تب خداوند پھر کوہ صیئون کے ہر ایک مکان پر اور اس کی مجلس گاہوں پر دن کو بادل اور دُھواں اور رات کو روشن شعلہ پیدا کرے گا۔ تمام جلال پر ایک سایبان ہوگا۔ اور ایک خیمہ ہوگا۔ جو دن کو گرمی میں سایہ دار مکان اور آندھی اور جھڑی کے وقت آرام گاہ اور پناہ کی جگہ ہو۔

۴ : ۴-۶

(۵۴)

کیونکہ جس طرح جوان مرد کنواری عورت کو بیاہ لاتا ہے۔
اسی طرح تیرے بیٹے تجھے بیاہ لیں گے۔

اور جس طرح دلہا دلہن میں راحت پاتا ہے۔
اسی طرح تیرا خدا تجھ میں مسرور ہوگا۔

یسعیاہ ۶۲ : ۵

(۵۴)

جلعاد کے معنی سخت پتھریلے علاقے کے ہیں۔ اس کا متضاد بسن (بشنۃ) ہے۔ ہموار زرخیز علاقہ۔

یہ اس سلسلۂ کوہ کا نام تھا۔ جو شرق اردن میں بحر گلیل اور بحر میت کے شمالی کنارے کے درمیان واقع تھا۔

شمال میں اس کی حد بسن۔
مشرق میں عربی سطح مرتفع۔
جنوب میں موآب و عمون۔
دریائے یبوق اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا تھا۔
سو وہ اپنا سب کچھ لے کر بھاگا۔ اور دریا پار ہو کر اپنا رُخ کوہ جلعاد کی طرف کیا۔

پیدائش ۳۱ : ۲۱

یہاں دودمان سموئیل نے پناہ لی۔
لیکن نیر کے بیٹے ابنیر نے جو ساؤل کے لشکر کا سردار تھا۔ ساؤل کے بیٹے اشبوست کو لے کر اسے محنایم (شمالی جلعاد میں ایک قلعہ) میں پہنچایا۔ اور اسے جلعاد اور آشریون اور یزرعیل اور افرائیم اور بنیمین اور تمام اسرائیل کا بادشاہ بنایا۔ اور اس نے

دو برس تک بادشاہی کی۔

۲ سموئیل ۲ : ۸-۹

داؤد کو جلاوطنی میں یہیں امان ملی۔

تب داؤد محنایم میں آیا

اور ابی سلوم اور سب اسرائیلی مرد جو اس کے ساتھ تھے

یردن سے پار ہوئے۔

اور اسرائیلی اور ابی سلوم جلعاد کے ملک میں خیمہ زن ہوئے۔

۲ سموئیل ۱۷ : ۲۴، ۲۶

اور اسی جگہ

اس کے بعد جلعادی یائیر اٹھا۔

اور وہ بائیس برس اسرائیلیوں کا قاضی رہا۔

قضاۃ ۱۰ : ۳

اور جلعادی افتاح بڑا زبردست سورما اور کسبی کا بیٹا تھا۔

اور جلعاد سے افتاح پیدا ہوا تھا۔

قضاۃ ۱۱ : ۱

اور ایلیاہ تشبی جو جلعاد کے پردیسیوں میں تھا۔

اخی اب سے کہا :

کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی حیات کی قسم، جس کے سامنے

میں کھڑا ہوں۔ ان برسوں میں نہ اوس پڑے گی۔ نہ مینھ برسے گا۔

جب تک میں نہ کہوں گا۔

اسلاطین ۱۷ : ۱

یہ اپنے بنوں دیودار کے جنگلوں، چوپایوں کی چراگاہوں،
اور روغن بلسان کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔

ہیرودیس انتیپاس کے عہد میں اسے پاٹیریا کا مجہول
سا صوبہ بنا دیا گیا۔

۵۵

سو دیکھ!

جب ہم اس ملک میں آئیں۔ تو تُو سُرخ رنگ کے سُوت
کی اس ڈوری کو اس کھڑکی میں جس سے تُو نے ہم کو نیچے اُتارا
ہے۔ باندھ دینا۔

یشوع ۲ : ۱۸

۵۶

تالپوث کی سمت جو دمشق کا ایک قریہ تھا۔ گردن میں
انواع واقسام کے جواہرات کو برج کی دیواروں پر کے نشانات
ظفر سے تشبیہ دی ہے۔

۵۷

اور اس سے آگے عیزر بن یشوع مصفاہ کے سردار نے دوسرے
ٹکڑے کی جو موڑ کے پاس سلاح خانہ کی چڑھائی کے سامنے ہے۔ مرمت کی۔

نحمیاہ ۳ : ۱۹

۵۸

فارس اور لُود اور فُوط کے لوگ تیرے لشکر کے جنگی بہادر تھے
وہ تجھ میں سپر اور خود کو لٹکاتے اور تجھے رونق بخشتے تھے۔
ارود کے مرد تیری ہی فوج کے ساتھ چاروں طرف تیری
شہر پناہ پر موجود تھے۔
اور بہادر تیرے برجوں پر حاضر تھے
انھوں نے اپنی سپریں چاروں طرف تیری دیواروں پر لٹکائیں۔
اور تیرے جمال کو کامل کیا۔

حزقی ایل ۲۷ : ۱۰-۱۱

۵۹

اے جلبوعہ کے پہاڑو !
تم پر نہ اوس پڑے اور نہ بارش ہو۔
اور نہ ہدیہ کی چیزوں کے کھیت ہوں۔
کیونکہ وہاں زبردستوں کی سپر بری طرح سے پھینک دی گئی۔
یعنی ساؤل کی سپر جس پر تیل نہیں لگایا گیا تھا۔

۲ سموئیل ۱ : ۲۱

۶۰

فلسطین کی شمال مشرقی سرحد پر ایک پہاڑ

یُوں ہم نے اس وقت اموریوں کے دونوں بادشاہوں کے ہاتھ سے جو یردن پار رہتے تھے۔ ان کا ملک وادیٔ ارنون سے کوہِ حرمون تک لے لیا۔

(اس حرمون کو صیدانی سریون اور اموری سنیر کہتے ہیں)

استثنا ۳ : ۸

حرمون کے معنی بلند نمایاں چوٹی کے ہیں۔

وہی معنی جو خُرُمؔ کے ہیں۔

سریون چمکنا اور سنیر بجنا چار آئینہ کی صفت ظاہر کرتے ہیں۔ جس کا تصوّر اس کی گول چمکدار چوٹی دیکھ کر ذہن میں معاً ابھرتا ہے۔ خصوصاً جب اس کی کلاہِ برف پر سورج کی شعاعوں کا عکس پڑتا ہے۔

اسے سیون بھی کہتے تھے، ـــــ مرتفع

عروعیر سے جو وادیٔ ارنون کے کنارے واقع ہے۔ کوہ سیون تک جسے حرمون بھی کہتے ہیں۔ پھیلا ہوا ہے۔

استثنا ۴ : ۴۸

امانہ بھی اسی پہاڑ کا شامی نام تھا۔ غالباً یہ وہی پہاڑ ہے۔ جو جو دریائے ابانہ کا منبع تھا۔

کیا دمشق کے دریا ابانہ اور فرفر اسرائیل کی سب ندیوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔

۲ سلاطین ۵ : ۱۲

امانہ، امانوس سے مشابہ ہے۔

آج کل اس پہاڑ کو جبل الشیخ یا جبل الثلج کہتے ہیں۔

اس ملک کے وہ بادشاہ جن کو بنی اسرائیل نے قتل کر کے ان کے ملک پر یردن کے اس پار مشرق کی طرف ارنون کی وادی سے لے کر کوہِ حرمون تک اور تمام مشرقی میدان پر قبضہ کر لیا۔

یشوع ۱۲ : ۱

کوہ غلق سے لے کر جو سعیر کی طرف جاتا ہے۔ بعل جد تک جو وادیٔ لبنان میں کوہِ حرمون کے نیچے ہے۔ سب کو لے لیا۔

یشوع ۱۱ : ۱۷

اور منسّی کے آدھے قبیلے کے لوگ ملک میں بسے۔ وہ بسن سے بعل حرمون اور سنیر اور حرمون کے پہاڑ تک پھیل گئے۔

۱ تواریخ ۵ : ۲۳

اور جبلیوں کا ملک اور مشرق کی طرف بعل جد سے جو کوہ حرمون کے نیچے ہے حمات کے مدخل تک سارا لبنان۔

یشوع ۱۳ : ۵

حرمون کی تین چوٹیاں ہیں۔
جو ایک تکون کی شکل میں واقع ہوئی ہیں۔
ان کا درمیانی فاصلہ قریباً دو فرلانگ ہے۔
مگر ارتفاع یکساں ہے
اس لیے میں تجھے یردن کی سرزمین سے
اور حرمون اور کوہ مصغار پر سے یاد کرتا ہوں
تیرے آبشاروں کی آواز سے
گہراؤ گہراؤ کو پکارتا ہوں

تیری سب موجیں اور لہریں مجھ پر سے گزر گئیں۔

مزمور ۴۲ : ۷

دو جگہ اسے بعل حرمون بھی کہا گیا ہے۔

اتواریخ ۵ : ۲۳

اور قضاۃ ۳ : ۳ ——— یعنی فلستیوں کے پانچوں سردار اور سب کنعانی اور صیدانی اور کوہ بعل حرمون سے حمات مدخل تک کے سب حوّی جو کوہ لبنان میں بستے تھے۔

جس کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے
کہ بعل کی وہاں پرستش ہوتی تھی۔

اور غالباً شامیوں کے نزدیک اس کا وہی مرتبہ تھا۔ جو یہودیوں کے نزدیک یروشلیم کا۔

اس کی بلندی قریباً دس ہزار فٹ ہے۔
اور یہ شام کا دوسرا اونچا پہاڑ ہے
شمال اور جنوب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے
تبور اور حرمون تیرے نام سے خوشی مناتے ہیں۔

مزمور ۸۹ : ۱۲

۶۱

سو وہ سونے کی بالیاں جو اس نے مانگی تھیں۔ وزن میں ایک ہزار سات سو مثقال تھیں۔

علاوہ ان چندن ہاروں اور جھمکوں اور مدیانی بادشاہوں کی

نوانی پوشاک کے جو وُہ پہنے تھے۔

اور ان زنجیروں کے جو ان کے اونٹوں کے گلے میں پڑی تھیں

قضاۃ ۸ : ۲۶

۶۲

کیونکہ بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے۔

اور اس کا منہ تیل سے زیادہ چکنا ہے۔

پر اس کا انجام ناگدونے کی مانند تلخ۔

اور دو دھاری تلوار کی مانند تیز ہے۔

امثال ۵ : ۳-۴

۶۳

اے میرے بیٹے!

تُو شہد کھا۔ کیونکہ وُہ اچھا ہے۔

اور شہد کا چھتّا بھی

کیونکہ وُہ تجھے میٹھا لگتا ہے۔

امثال ۲۴ : ۱۳

۶۴

تو پانی اپنے ہی حوض سے

اور بہتا پانی اپنے ہی چشمے سے پینا۔

کیا تیرے چشمے باہر بہ جائیں
اور پانی کی ندیاں کوچوں میں ؟
وہ فقط تیرے ہی لیے ہوں
نہ تیرے ساتھ غیروں کے لیے بھی
تیرا سوتا مبارک ہو
اور تو اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ شاد رہ
پیاری ہرنی اور دلفریب غزال کی مانند
اس کی چھاتیاں تجھے ہر وقت آسودہ کریں
اور اس کی محبت تجھے ہمیشہ فریفتہ رکھے
اے میرے بیٹے ! -
تجھے بیگانہ عورت کیوں فریفتہ کرے
اور تُو غیر عورت سے کیوں ہم آغوش ہو ؟

امثال ۵ : ۱۵-۲۰

(۶۵)

مَیں نے اپنے لیے باغیچے اور باغ تیار کیے .
اور ان میں ہر قسم کے میوہ دار درخت لگائے .
مَیں نے اپنے لیے تالاب بنائے
کہ ان میں سے باغ کے درختوں کا ذخیرہ سینچوں

واعظ ۲ : ۵-۶

۶۶

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا :
کہ تو مقدّس کی مثقال کے حساب سے خاص خاص خوشبو دار مصالح لینا۔
یعنی اپنے آپ نکلا ہوا مُر پانچسو مثقال اور اس کا آدھا ،
یعنی ڈھائی سو مثقال دارچینی اور خوشبودار اگر ڈھائی سو مثقال
اور تج پانچسو مثقال اور زیتون کا تیل ایک ہیں۔
اور تو ان سے مسح کرنے کا پاک تیل بنانا۔

خروج ۳۰ - ۲۲ - ۲۵

مَیں نے اپنے پلنگ پر کامدار غالیچے
اور مصر کے سوت کے دھاریدار کپڑے بچھائے ہیں
مَیں نے اپنے بستر کو مُر اور عود
اور دارچینی سے معطّر کیا ہے
آؤ ہم صبح تک دل بھر کر عشق بازی کریں
اور محبّت کی باتوں سے دل بہلائیں
کیونکہ میرا شوہر گھر میں نہیں ہے
وُہ دُور سفر پر گیا ہے۔

امثال ۷ : ۱۶ - ۱۹

۶۷

اُنھوں نے مجھ آبِ حیات کے چشمے کو ترک کر دیا۔
اور اپنے لیے حوض کھود دے ہیں۔
شکستہ حوض جن میں پانی نہیں ٹھہر سکتا۔

یرمیاہ ۲ : ۱۳

۶۸

آؤ میری روٹی میں سے کھاؤ
اور میری ملائی ہُوئی مَے میں سے پیو۔

امثال ۹ : ۵

۶۹

جو کچھ مَیں تم کو حکم دیتا ہوں
اگر تم اسے کرو تو میرے دوست ہو
اب سے مَیں تمھیں نوکر نہ کہوں گا
کیونکہ نوکر نہیں جانتا۔
کہ اس کا مالک کیا کرتا ہے
بلکہ تمھیں مَیں نے دوست کہا ہے۔

یوحنا ۱۵ : ۱۴-۱۵

۷۰

عینی تشنہ و لبی عرقول دودی

ع مری آنکھ سوتی ہے دل جاگتا ہے

ع لا ینامُ قلبی عَیْنَائِیَ تنام

——— رسُولؐ

۷۱

فَجِئتُ وَقَدْ نَضَّتْ لِنَومٍ ثِیَابَهَا

اَلْقَتْ

لَدَی السِّتْرِ اِلّاَ لِبْسَةَ الْمُتَفَضَّلِ

——— امرؤُالقیس

۷۲

تب وُہ مجُھے پکاریں گے

لیکن میں جواب نہ دُوں گی ۔

اور دل و جان سے مجُھے ڈُھونڈیں گے

پر نہ پائیں گے

امثال ۱ : ۲۸

۷۳

آمل ماہی میں ماندی ہاں
بے وس برہوں دی باندی ہاں
نی سیتو! مینوں ڈھول ملے تاں جاپے

——— شاہ حُسین

۷۴

سو وہ اسے بلوا کر اندر لایا۔
وہ سرخ رنگ اور خوبصورت اور حسین تھا

اسموئیل ۱۶ : ۱۲

۷۵

اور چار قطاروں میں اس کے جواہر جڑنا
پہلی قطار میں یاقوت سُرخ اور پُکھراج اور گوہر شب چراغ ہو۔
دوسری قطار میں زُمرّد اور نیلم اور ہیرا۔
تیسری قطار میں لشم اور لیشم اور یاقُوت۔
چوتھی قطار میں فیروزہ اور سنگِ سُلیمانی اور زبرجد۔

خروج ۲۸ : ۱۷-۲۰

ان پہیوں کی صورت اور بناوٹ زبرجد کی سی تھی۔

حزقی ایل ۱ : ۱۶

۷۶

اور انھوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا
اور اس کے پاؤں کے نیچے نیلم کے پتھر کا چبوترہ سا تھا
جو آسمان کی مانند شفاف تھا۔

خروج ۲۴ : ۱۰

۷۷

خِلّوُ مُحَمّدیم زِۃ دُودی
دَزِۃ روعی نبوث یروشلیم

وُہ سراپا ستودہ ہے یہ ہے میرا محبوب
(محمدؐ)
اور یہ ہے میری جان !
اے یروشلیم کی بیٹیو !

۷۸

نیرہ نیرہ تُھِ وَسے یار ڑھانڈون

——— حبّہ خاتوُن

۷۹

ایک قدیم کنعانی شہر جس کا بادشاہ اُن اکتیس بادشاہوں میں شامل تھا، جو تسخیرِ ملک کے وقت مارے گئے۔

ایک ترضہ کا بادشاہ

یشوع ۱۲ : ۲۴

بعد میں یہ یربعام اوّل کے دارالحکومت کی حیثیت سے نظر آتا ہے۔

اور یربعام کی بیوی اٹھ کر روانہ ہوئی اور ترضہ میں آئی
اور جیسے ہی وہ گھر کے آستانے پر پہنچی
وہ لڑکا مر گیا۔

اسلاطین ۱۴ : ۱۷

اور اس کے جانشین بعشا کا
جب بعشا نے یہ سنا تو رامہ کے بنانے سے ہاتھ کھینچا
اور ترضہ میں رہنے لگا۔

اسلاطین ۱۵ : ۲۱

اور شاہ یہوداہ آسا کے تیسرے سال سے اخیاہ کا بیٹا بعشا

ترضہ میں سارے اسرائیل پر بادشاہی کرنے لگا۔

۱۵ : ۳۳

اور شاہ یہوداہ آسا کے چھبیسویں سال سے بعشا کا بیٹا ایلہ
ترضہ میں بنی اسرائیل پر سلطنت کرنے لگا۔

۱۶ : ۸

اور اس کے بعد اس کے خادم زمری کا جو اس کے آدھے
رتھوں کا داروغہ تھا۔
ایلہ، ارضہ کے گھر میں جو ترضہ میں اس کے گھر کا دیوان تھا۔
شراب پی پی کر متوالا ہوتا جاتا تھا۔
سو زمری نے آسا شاہ یہوداہ کے ستائیسویں سال اندر جا کر
اس پر وار کیا۔ اور اسے قتل کر دیا۔
اور اس کی جگہ سلطنت کرنے لگا۔

۱۶ : ۹ — ۱۰

اور ان لوگوں نے جو خیمہ زن تھے۔ چرچا سُنا :
کہ زمری نے سازش کی اور بادشاہ کو مار بھی ڈالا ہے۔
اس لیے سارے اسرائیل نے عمری کو جو لشکر کا سردار تھا۔ اس
دن لشکر گاہ میں اسرائیل کا بادشاہ بنایا۔
تب عمری اور اس کے ساتھ سارا اسرائیل جبتون سے روانہ ہوا۔

اور انھوں نے ترضہ کا محاصرہ کر لیا۔

اور ایسا ہُوا

کہ جب زِمری نے دیکھا

کہ شہر سر ہو گیا۔ تو شاہی محل کے محکم حصّے میں جا کر شاہی محل میں آگ لگا دی۔ اور جل مرا۔

۱۶ : ۱۶-۱۸

شاہ یہوداہ آسا کے اکتیسویں سال سے عُمریؔ اسرائیل پر حکومت کرنے لگا۔ اس نے بارہ برس سلطنت کی۔

ترضہ میں چھ برس اس کی سلطنت رہی۔

اور اس نے سامریہ کا پہاڑ سمر سے دو قنطار چاندی میں خریدا۔

اور اس پہاڑ پر ایک شہر بنایا۔ اور اس شہر کا نام جو اس نے بنایا تھا۔ پہاڑ کے مالک سمر کے نام پر سامریہ رکھا۔

۱۶ : ۲۳-۲۴

شمالی سلطنت کے انتزاع تک سامریہ ہی اس کا دارالحکومت رہا۔ آخری دفعہ ترضہ کا ذکر یُوں ملتا ہے :

اور شاہ یہوداہ عُزیاہ کے انتالیسویں برس یبیس کا بیٹا سلوم بادشاہی کرنے لگا۔

اور اس نے سامریہ میں مہینہ بھر سلطنت کی۔

اور جادی کا بیٹا مناحم ترضہ سے چلا۔ اور سامریہ میں آیا۔

اور یبیس کے بیٹے سلوم کو سامریہ میں مارا۔
اور قتل کیا۔
اور اس کی جگہ بادشاہ ہو گیا۔
پھر مناحم نے ترضہ سے جا کر تفسخ کو اور ان سبھوں کو جو وہاں تھے
اور اس کی حدود کو مارا۔
اور مارنے کا سبب یہ تھا
کہ انھوں نے اس کے لیے پھاٹک نہیں کھولے تھے۔
اور اس نے وہاں کی سب حاملہ عورتوں کو چیر ڈالا۔

۲ سلاطین ۱۵ : ۱۳-۱۶

(۸۰)

شمال کی جانب کوہ صیون
جو بڑے بادشاہ کا شہر ہے
وہ بلندی میں خوشنما اور تمام زمین کا فخر ہے۔

زبور ۴۸ : ۲

سب آنے جانے والے تجھ پر تالیاں بجاتے ہیں
وہ دخترِ یروشلیم پر سسکارتے اور سر ہلاتے ہیں
کہ کیا یہ وُہی شہر ہے
جسے لوگ کمالِ حسن اور فرحتِ جہان کہتے تھے۔

نوحہ ۲ : ۱۵

۸۱

احمق بیٹا اپنے باپ کے لیے غم
اور اپنی ماں کے لیے تلخی ہے۔

امثال ۱۷ : ۲۵

۸۲

تب لیاہ نے کہا :
مَیں خوش قسمت ہُوں۔
عورتیں مجھے خوش قسمت کہیں گی۔
اور اس نے اس کا نام آشر (مبارک) رکھا۔
پیدایش ۳۰ : ۱۳

۸۳

۸۴

اور یعقوب نے بھی اپنی راہ لی۔
اور خدا کے فرشتے اسے ملے۔
اور یعقوب نے ان کو دیکھ کر کہا :
کہ یہ خدا کا لشکر ہے۔

اور اس جگہ کا نام محنایم (یعنی دو طبقے یا لشکر) تھا۔

پیدائش ۳۲: ۱-۲

۸۵

دانا ملامت کرنے والے کی بات
سننے والے کے کان میں سونے کی بالی اور کندن کا زیور ہے۔

امثال ۲۵: ۱۲

۸۶

اس وقت ماہر کاریگر کی مانند میں اس کے پاس تھی
اور میں ہر روز اس کی خوشنودی تھی
اور ہمیشہ اس کے حضور شادماں رہتی تھی۔

امثال ۸: ۳۰

نئی چلّہ و مُندری گو سونیں وَلا
ریح دا تھنعنت دستی سونا رواں
مدر شیتّب گھڑے تھ عان زرگراں

——— بلوچی

تمھارے ہاتھ کی انگوٹھیاں سونے کی ہیں۔
جنھیں سناروں نے نہایت خوبصورتی سے بنایا ہے۔
تمھارے ناک کی نتھ سونے کی ہے۔
جس پر موتی جڑے ہیں۔

(۸۷)

کھلیانوں میں متوازی قطاروں میں گیہوں کے ڈھیر اکثر پھولوں
سے سجائے جاتے ہیں۔
گیہوں کا رنگ جسم کے لیے حسین ترین خیال کیا جاتا ہے۔
لباس کے نقش ونگار کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔

(۸۸)

حسبون، اموریوں کے بادشاہ سیحوؔن کا شہر تھا۔ اس نے
موآب کے اگلے بادشاہ سے لڑ کر اس کے سارے ملک کو ارنون تک
اس سے چھین لیا تھا۔

گنتی ۱۸ : ۲۶

اور موسیٰ نے بنی روبن کے قبیلۂ کو ان کے گھرانوں کے
مطابق میراث دی۔
اور ان کی سرحد یہ تھی :
یعنی عروعیر سے جو وادیٔ ارنوؔن کے کنارے واقع ہے۔ اور
وہ شہر جو وادی کے بیچ میں ہے۔ اور میدبا کے پاس کا سارا میدان۔
حسبوؔن اور اس کے سب شہر جو میدان میں ہیں۔
گنتی ۱۳ : ۱۷
یہ بنی روبن اور قبیلۂ جد کے درمیان حدِ فاصل تھا۔

اور موسیٰ نے جدؔ کے قبیلے یعنی جدؔ کو ان کے گھرانوں کے مطابق میراث دے دی۔

اور ان کی سرحد یہ تھی :

یعزیرؔ اور جلعادؔ کے سب شہر اور بنی عمونؔ کا آدھا ملک عروعیر تک جو ربہؔ کے سامنے ہے۔ اور حسبونؔ سے رامت المصفاہؔ اور بطونیمؔ تک اور محنایم سے دبیر کی سرحد تک۔ اور وادی میں بیت ہارمؔ اور بیت نمرہؔ اور سکات اور صفونؔ یعنی حسبونؔ کے بادشاہ سیحونؔ کی اقلیم کا باقی حصّہ۔ اور یردنؔ کے اس پار مشرق کی طرف کنسرتؔ کی جھیل کے اس سرے تک یردن اور اس کی ساری نواحی۔

۱۳ : ۲۴ - ۲۷

یہ شہر زیادہ تر سیحونؔ کی وجہ سے مشہور ہے۔ جس نے سب سے پہلے حملہ آور اسرائیلیوں کا مقابلہ کیا۔

تب سیحونؔ اپنے سب آدمیوں کو لے کر ہمارے مقابلے پر نکلا۔

اور جنگ کرنے کے لیے یہضؔ پر آیا۔

اور خداوند ہمارے خدا نے اسے ہمارے حوالے کر دیا۔

اور ہم نے اسے اور اس کے بیٹوں

اور اس کے سب آدمیوں کو مار لیا۔

استثنا ۲ : ۳۲ - ۳۳

بنی روبن نے دوبارہ اس شہر کو تعمیر کیا۔

تب بنی جد نے دیبوؔن اور عطاراؔت اور عروعیر اور عطراؔت شوفان اور یعزیر اور یگبہاؔ اور بیت نمرہ اور بیت ہاراؔن فصیلدار شہر اور بھیڑسالے بنائے۔

اور بنی روبن نے حسبوؔن اور الیعاؔلی اور قریتایم۔

گنتی ۳۲ : ۳۴-۳۷

مگر بعد میں یہ لاویوں کے قبضے میں آگیا۔

اور بنی مراری کے گھرانوں کو جو باقی لاوی تھے۔

زبولوؔن کے قبیلہ سے یقنعام اور اس کی نواحی ،

قرتاہ اور اس کی نواحی

دمنہ اور اس کی نواحی

نہلال اور اس کی نواحی

یہ چار شہر دیے۔

اور روبن کے قبیلہ سے بصر اور اس کی نواحی

یہصہ اور اس کی نواحی

قدیمات اور اس کی نواحی

اور مفعت اور اس کی نواحی

یہ چار شہر دیے

اور جد کے قبیلہ سے

جلعاد میں رامہ اور اس کی نواحی

تو خونی کی پناہ کے لیے اور محنایم اور اس کی نواحی

حسبون اور اس کی نواحی

یعزیر اور اس کی نواحی

کل چار شہر دیے

یشوع ۲۱: ۳۴-۳۹

اسارت کے بعد یہ دوبارہ موآبیوں کے قبضے میں آگیا۔
حسبان کے کھنڈرات یردن کے بیس میل مشرق میں بحرِ لوط کے متوازی پرانے حسبون کی نشاندہی کرتے ہیں۔
یہ کھنڈرات ایک نیچی پہاڑی پر واقع ہیں۔ جو بَل کھاتی ہوئی بلند سطح مرتفع سے نکلتی ہے۔ گھیر ایک میل سے زیادہ ہے۔ مگر کوئی عمارت سالم باقی نہیں۔
کھنڈرات میں نال اور اندارے بہت ہیں۔
بن کوہ سے چند گز کے فاصلہ پر ایک بڑا سا پُرانا حوض ہے۔ اس مصرع میں تشبیہ و تقابل گہرائی و صفائی کا ہے۔

(۸۹)

لغوی معنی ——— بہت لوگوں کی چہیتی بیٹی ——
بنتِ الطاف دروازے سے گزرنے والوں کی تعداد کی مناسبت سے۔

(۹۰)

ستواں ناک ۔ عرنینِ اُشمّ ۔

۹۱

کوہ کرمل ۱۸۱۰ فٹ بلند، فلسطین کے شمالی مغربی ساحل پر واقع تھا۔
کرمل کا نام بنی اسرائیل کے دو نبیوں ایلیاہ تشبی اور الیشع
سے وابستہ ہے۔

KEREM-EL : VINEYARD OF THE WORLD

سو وہ چلی اور کوہ کرمل کے مردِ خدا کے پاس گئی۔

۲ سلاطین ۴ : ۲۵

یہی ایلیاہ بنی یہوواہ کے حضور میں بھٹکے ہوئے اسرائیلیوں کو لایا۔
بعل کے پجاریوں کا تن تنہا مقابلہ کرکے انھیں شکست دی۔ اور ان کے
جھوٹے معبودوں کو ہلاک کیا۔

اور ایلیاہ کرمل کی چوٹی پر چڑھ گیا۔

۱ سلاطین ۱۸ : ۴۲

کوہ حرمون کے جنوب میں ایک شہر بھی اس نام کا موجود تھا۔
زمین کڑھتی اور مرجھاتی ہے۔ لبنان رسوا ہوا اور مرجھا گیا۔
شارون بیابان کی مانند ہے۔
بسن اور کرمل بے برگ ہو گئے۔

یسعیاہ ۳۳ : ۹

اپنے عصا سے اپنے لوگوں
یعنی اپنی میراث کی گلّہ بانی کر
جو کرمل کے جنگل میں تنہا رہتے ہیں
ان کو بسن اور جلعاد میں پہلے کی طرح چرنے دے۔

میکاہ ۷ : ۱۴

بیابان اور ویرانہ شادماں ہوں گے
اور دشت خوشی کرے گا
اور نرگس کی مانند شگفتہ ہو گا
اس میں کثرت سے کلیاں نکلیں گی
وہ شادمانی سے گا کر خوشی کرے گا
لبنان کی شوکت اور کرمل اور شارون کی زینت اسے دی جائے گی۔
وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھیں گے۔

یسعیاہ ۳۵ : ۱-۲

وہ بادشاہ جس کا نام رب الافواج ہے۔
یوں فرماتا ہے :
کہ مجھے اپنی حیات کی قسم !
جیسا تبور پہاڑوں میں اور جیسا کرمل سمندر کے کنارے ہے۔
ویسا ہی وہ آئے گا۔

یرمیاہ ۴۶ : ۱۸

اس نے کہا :
کہ خداوند صیون سے نعرہ مارے گا
اور یروشلیم سے آواز بلند کرے گا
اور چرواہوں کی چراگاہیں ماتم کریں گی
اور کرمل کی چوٹی سوکھ جائے گی۔

عاموس ۱ : ۲

اگر وہ کوہ کرمل کی چوٹی پر جا چھپیں تو میں ان کو وہاں سے ڈھونڈ نکالوں گا۔
اور اگر سمندر کی تہ میں میری نظر سے غائب ہو جائیں۔ تو میں وہاں سانپ کو حکم کروں گا اور وہ ان کو کاٹے گا۔

۹ : ۳

وہی سمندر کو ڈانٹتا اور سکھا دیتا ہے۔
اور سب ندیوں کو خشک کر ڈالتا ہے۔
بسن اور کرمل کملا جاتے ہیں۔
اور لبنان کی کونپلیں مرجھا جاتی ہیں۔

ناحوم ۱ : ۴

(۹۲)

عرب شعراء عام طور پر محبوب کی سیاہ زلفوں کو انگور کے

گچھوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

فَاَفْضَیْتُ مِنْهَا اِلیٰ جَنَّۃٍ
تَدَلَّتْ عَلَیَّ عَنَاقِیْدُهَا

——— اعشیٰ

صَادَتْ اَلْقَلْبَ بِعَیْنِی جُؤذَرٍ
وَبِنَحْرٍ فَوْقَهُ الْمَرْجَان جَمْ
وَبِفَرْعٍ عَیْنٍ عَلیٰ اَمْتَانِهَا
مُسْبَكِرٍّ کَعَنَاقِیْدِ السَّخَم

——— طرفہ بن العبد

دُوفَۃ سین برمثال ء اناراں
ستّاهاں گیش نی زیبائی بی یاں ناں

——— بشک علی

تمھاری چھاتیاں دو اناروں کی طرح ہیں۔
جو انتہائی تعریف کے لائق ہیں۔

(۹۳)

فَاِذَا مَا ذُقْتُ فَاهَا
ذُقْتُ عَذْبًا ذَا غُرُوْب

خَالَطَ الرَّاحُ بِمِسْكِ

خَالِص غير مَشُوْبِ

وَرِيقُهَا فِي الصُّبْحِ مِسْكٌ

بَاشَر الْعَذب الرِّضَابا

—— ولید بن یزید

(۹۴)

جب مے لال لال ہو

جب اس کا عکس جام پر پڑے

اور جب وہ روانی کے ساتھ نیچے اُترے

تو اس پر نظر نہ کر

کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی

اور افعی کی طرح اپنا زہر بکھیرتی ہے۔

امثال ۲۳ : ۳۱-۳۲

(۹۵)

اور روبن گیہوں کاٹنے کے موسم میں گھر سے نکلا

اور اسے کھیت میں مردم گیاہ مل گئے

اور وہ اپنی ماں لیاہ کے پاس لے آیا۔

تب راخل نے لیاہ سے کہا :
کہ اپنے بیٹے کے مردم گیاہ میں سے مجھے بھی کچھ دے دے۔
اس نے کہا :
کیا یہ چھوٹی بات ہے (کیا یہ کافی نہیں؟) کہ تُو نے میرے
شوہر کو لے لیا۔ اور اب کیا میرے بیٹے کے مردم گیاہ بھی لینا چاہتی ہے؟
راخل نے کہا :
بس تو آج رات وہ تیرے بیٹے کے مردم گیاہ کی خاطر (کے بدلے)
تیرے ساتھ سوئے گا۔
جب یعقوب شام کو کھیت سے آرہا تھا۔
تو لیاہ آگے سے اس سے ملنے کو گئی۔
اور کہنے لگی :
کہ تجھے میرے پاس آنا ہوگا۔ کیونکہ مَیں نے اپنے بیٹے کے
مردم گیاہ کے بدلے تجھے اُجرت پر لیا ہے۔
سو وہ اسی رات اس کے ساتھ سویا۔
اور خدا نے لیاہ کی دعا سُنی۔
اور وُہ حاملہ ہُوئی۔
اور یعقوب سے اس کا پانچواں بیٹا ہُوا۔
تب لیاہ نے کہا :
کہ خدا نے میری اجرت (انعام) مجھے دی۔ کیونکہ مَیں نے اپنے
شوہر کو اپنی لونڈی دی۔ اور اس نے اس کا نام اشکار (اجرت میں ملا) رکھا۔

پیدائش ۳۰ : ۱۴ - ۱۸

(۹۶)

بدوؤں میں صرف بھائی یا ابنِ عم ہی کو کسی عذرا (کنواری) کا سرِعام بوسہ لینے کا حق تھا۔

جب یعقوبؔ نے اپنے ماموں لابن کی بیٹی راخیل کو اور اپنے ماموں لابن کے گلّے کو دیکھا تو وُہ نزدیک گیا۔

اور پتھّر کو کنوئیں پر سے ڈُھلکایا۔

اور اپنے ماموں لابن کے گلّے کو پانی پلایا۔

اور یعقوبؔ نے راخیلؔ کو چُوما۔

پیدائش ۲۹ : ۱۰-۱۱

(۹۷)

اور تیرے سب فرزند خداوند سے تعلیم پائیں گے اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامل ہو گی۔

یسعیاہ ۵۴ : ۱۳

(۹۸)

اس نے اپنے ذبیحوں کو ذبح کر لیا۔

اور اپنی مے ملا کر تیار کر لی۔

اس نے اپنا دستر خوان بھی چُن لیا (آراستہ کیا)

اس نے اپنی سہیلیوں (خواصوں) کو روانہ کیا ہے۔
وہ خود شہر کی اُونچی جگہوں پر پکارتی ہے۔
جو سادہ دل ہے ادھر آ جائے
اور بے عقل سے وہ یہ کہتی ہے
آؤ! میری ملائی ہوئی مے میں سے پیو!

امثال ۹ : ۲--۶

۹۹

دیکھ مَیں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے۔
اور تیری شہر پناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔

یسعیاہ ۴۹ : ۱۶

خداوند فرماتا ہے :
مجھے اپنی حیات کی قسم!
اگرچہ تو اے شاہ یہوداہ کونیاہ بن یہویقیم میرے داہنے ہاتھ کی انگوٹھی ہوتا۔
تو بھی مَیں تجھے وہاں سے نکال پھینکتا۔

یرمیاہ ۲۲ : ۲۴

رب الافواج فرماتا ہے :
اے میرے خادم زُربابل بن سیالتی ایل اسی روز میں

تجھے لُوں گا۔

خداوند فرماتا ہے۔

اور نگین ٹھہراؤں گا۔ کیونکہ مَیں نے تجھے برگزیدہ کیا ہے۔

رب الافواج فرماتا ہے۔

حجّی ۲ : ۲۳

(۱۰۰)

کیونکہ تجھ کو کسی دُوسرے معبود کی پرستش نہیں کرنا ہوگی۔ اس لیے

کہ خداوند جس کا نام غیور ہے۔

وہ غیور خدا ہے۔

خروج ۳۴ : ۱۴

کیونکہ خداوند تیرا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔

وہ غیور خدا ہے۔

استثنا ۴ : ۲۴

(۱۰۱)

وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا۔

کہ ایک اور بھی آ کر کہنے لگا :

کہ خدا کی آگ آسمان سے نازل ہُوئی۔ اور بھیڑوں اور

نوکروں کو جلا کر فنا کر گئی ہے۔

ایوب ۱ : ۳۵

۱۰۲

وہ کوئی فدیہ منظور نہیں کرے گا۔

اور گو تو بہت سے انعام (رشوت) بھی دے۔ تو بھی وُہ راضی نہ ہو گا۔

امثال ۶ : ۳۵

۱۰۳

مَیں نے تجھے چمن کے شگوفوں کی مانند ہزار چند بڑھایا۔
سو تُو بڑھی۔ اور بالغ ہُوئی۔
اور کمال و جمال تک پہنچی۔
تیری چھاتیاں اُبھریں
اور تیری زلفیں بڑھیں۔
لیکن تُو ننگی اور برہنہ تھی۔
پھر مَیں نے تیری طرف گذر کیا۔ اور تجھ پر نظر کی۔
اور کیا دیکھتا ہُوں
کہ تُو عشق انگیز عمر کو پہنچ گئی ہے۔
پس مَیں نے اپنا دامن تجھ پر پھیلایا۔
اور تیری برہنگی کو چھُپایا۔

حزقی ایل ۱۶ : ۷-۸

۱۰۴

ہامون ـــــ بھیڑ، ازدحام، انبوہ۔

بعل ـــــ حاکم، مجازاً شوہر۔

ج بعلم ـــــ کنعانیوں کا معبود

بال ـــــ خداوند۔ شہر بابل کے دیو مردوک کا نام۔

یہ غالباً سامریہ کے شمال میں افرائیم کے پہاڑوں پر واقع تھا۔

یہ تاکستان انہی شاداب وادیوں میں معلوم ہوتا ہے۔ جن کے متعلق یسعیاہ ۲۸ : ۱-۴ میں اشارہ ہے۔

افسوس افرائیم کے متوالوں کے گھمنڈ کے تاج پر اور اس کی شاندار شوکت کے مرجھائے ہوئے پھول پر جوان لوگوں شاداب وادی کے سرے پر ہے۔

جو مے کے مغلوب ہیں۔

دیکھو خداوند کے پاس ایک زبردست اور زور آور شخص ہے۔ جو اس آندھی کی مانند جس کے ساتھ اولے ہوں۔ اور بادِ سموم کی مانند اور سیلاب شدید کی مانند زمین پر ہاتھ سے ٹپک دے گا۔

افرائیم کے متوالوں کے گھمنڈ کا تاج پامال کیا جائے گا۔

اور اس شاندار شوکت کا مرجھایا ہوا پھول جو اس شاداب وادی کے سرے پر ہے۔

پہلے پکے انجیر کی مانند ہو گا۔

جو گرمی کے ایام سے پیشتر لگے ۔
جس پر کسی کی نگاہ پڑے اور وہ اسے دیکھتے ہی اور ہاتھ
میں لیتے ہی نگل جائے !

(۱۰۵)

مَیں نے اپنے لیے عمارتیں بنائیں ۔
اور مَیں نے اپنے لیے تاکستان لگائے ۔
اور مَیں نے اپنے لیے باغیچے اور بوستان تیّار کیے ۔

واعظ (جامع) ۲ : ۴-۵

(۱۰۶)

ایک اور تمثیل سنو ۔
ایک گھر کا مالک تھا ۔ جس نے تاکستان لگایا ۔
اور اس کی چاروں طرف احاطہ گھیرا ۔
اور اس میں حوض کھودا ۔
اور برج بنایا ۔
اور اسے باغبانوں (اجارہ داروں) کو ٹھیکے (اجارہ) پر
دے کر پردیس چلا گیا ۔

متّی ۲۱ : ۳۳

۱۰۷

اور اس وقت یہ حالت ہوگی
کہ ہر جگہ ہزاروں روپے کے تاکستان کی جگہ
خاردار جھاڑیاں ہوں گی۔

یسعیاہ ۷ : ۲۳

۱۰۸

"لڑکی : اور اگر میں برسنے لگوں دامن کوہ میں بن کے ہلکی پھوار
لڑکا : اِک پہاڑی ہرن بن کے پی جاؤں کا آب شیریں ترا"

بلوچی لوک گیت

دیگر شعری مجموعے

سرودِ رفتہ : یونان قدیم کی شاعرہ سیفو کے نغمے

دکانِ شیشہ گر : منظوم ڈرامے

برگِ خزاں : " "

ورقِ ناخواندہ : " "

سلومی : منظوم ڈرامہ۔ بہ اضافۂ ترگوم

گلِ نغمہ : ٹیگور کی گیتا نجلی

زنجیرِ رمِ آہو : طویل مختصر نظمیں

کلکِ موج : نظمیں غزلیں

کفِ دریا : نئی غزلیں

فارقلیط : نام ختمِ رسلؐ انجیل میں ہے فارقلیط

دشتِ شام : نئی نظمیں

ماتمِ یک شہرِ آرزو : (نیا ایڈیشن زیرِ طبع)

زرِ داغِ دل : (" " ")

مُنْحَمَنّا : ہے یہ منجملۂ اسمائے رسولِ مقبولؐ

لحنِ صریر : رُباعیات

مزمُورِ میرِ مغنّی : طویل نُونیہ نظم

پروازِ عقاب : (زنداں نامۂ ہوچی منہ)

- خالد کی شعر گوئی ایک طرف کلاسیکی عرب شاعری کی بے باکی لیے ہوئے ہے۔ دوسری طرف سنجیدگی اور تفکر میں اس کے ڈانڈے غالب اور اقبال کے شعر سے جا ملتے ہیں۔ ——— ابن انشا
- خالد نے مناسبتِ مقام کا لحاظ رکھ کر اردو لفظوں کے ساتھ کئی دوسری زبانوں کے لفظوں کی آمیزش اس خوبی سے کی ہے کہ زبان کی وسعت میں اضافہ ہو گیا۔ یہ انتخاب و اختلاطِ الفاظ ہر شخص کے امکان میں نہیں ہے۔ ——— سیّد مسعود حسن رضوی
- خالد نے اردو شاعری کو ایک نیا رُخ دیا ہے، باعظمت، شاندار، لطیف اور دلکشا، ان کی جامع شخصیت، ان کی ہمہ گیری اور قادر الکلامی اور ان کی ذہانت ان کی تصانیف کے ہر صفحے پر جلوہ گر ہے۔

خالد زندگی کو، محبت کو اور خوشی کو باثر آواز عطا کرتے ہیں۔ وہ رُوح کے مصوّر ہیں، وہ حُسن کے پیغمبر ہیں۔ ——— حامد اللہ افسر میرٹھی

- اس وقت اردو شاعری میں عبدالعزیز خالد کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں، جو عصرِ حاضر کی کش مکش سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ——— پروفیسر عبدالمغنی
- وُہ ایک خلاق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ موسیقی کے لحنوں کا ادراک بھی رکھتے ہیں۔ متعدد زبانوں کے نبض شناس ہیں اور ان زبانوں کی روایات و تلمیحات کے ذریعے اپنے کلام میں رنگ بھرنے کا ہُنر بھی جانتے ہیں۔ ——— ڈاکٹر فرمان فتح پوری
- وہ ضعیف، فکر مند اور پُر تشکیک لَے سے الگ ہو کر اُردو شاعری کو ایک بارعب نوا، ایک پُر شوکت لہجے اور توانا آواز سے بانصیب کرتے ہیں، جس کی مخصوص صوتی فضا ہی عظمت و شکوہ کی ترجمانی کے لیے کافی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ نواظفر علی خان، اور اقبال کی شعری فضا کی تجدید مع اضافہ ہے ——— یہ عظمتوں کی دنیا ہے، رُوحانی عظمتوں کی دنیا۔ ——— ڈاکٹر سیّد عبداللہ
- نہایت وسیع مطالعے، بے مثل شعری استعداد، کامل فنی یکسوئی اور بے پایاں دردِ دلی کی بے مثال یکجائی خالد سے ایسا کام لے گی جو نہ صرف ہماری ادبی تاریخ بلکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تاریخ میں اسے ایک لازوال مقام دے جائے گی میرا یقین ہے کہ ہمارا نابغہ خالد بھی قدرت کے کسی مقصدِ جلیل کی تکمیل کا ذریعہ بننے والا ہے۔ ——— پروفیسر ارشاد احمد حقانی